عالمی مجلس تحفظ ختم نبوۃ کا ترجمان

INTERNATIONAL URDU WEEKLY KHATM-E-NUBUWWAT KARACHI PAKISTAN

ہفت روزہ ختم نبوۃ

جلد نمبر ۲۰ | ۱۵ تا ۲۱ رمضان المبارک ۱۴۲۲ھ بمطابق ۳۰ نومبر تا ۶ دسمبر ۲۰۰۱ء | شمارہ نمبر ۲۸

قرآن کریم

رسولِ آخرین صلی اللہ علیہ وسلم کا عظیم معجزہ

قادیانیت عدالت کے کٹہرے میں

میں نے اسلام کیسے قبول کیا؟

نومسلم عائشہ کے تاثرات

قادیانیوں کے چند کفریہ عقائد

دو عظیم مجاہد

رمضان المبارک میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت سے تعاون

Email: editorkn@yahoo.com

Website: http://www.khatme-nubuwwat.org

رمضان المبارک کی افضل ترین عبادت:

س:..... رمضان المبارک میں سب سے افضل کون سی عبادت ہے؟

ج:..... رمضان المبارک میں روزہ تو فرض ہے جو اعمال رمضان میں سب سے افضل عمل ہے۔ اور چونکہ قرآن مجید کا نزول رمضان میں ہوا ہے اس لئے اس کی تلاوت سب سے اہم عبادت ہے اس کے علاوہ ذکر اللہ اور استغفار کی کثرت ہونی چاہئے۔ صلوٰۃ التسبیح اور نماز تہجد کا بھی اہتمام کرنا چاہئے۔

رمضان المبارک کی مسنون عبادات:

س:..... ماہ صیام میں دن اور رات میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی کون سی عبادتیں ایسی ہیں جن پر ہم کو عمل کرنے کی تاکید کی گئی ہے؟

ج:..... تراویح' تلاوت کلام پاک' تہجد اور صدقہ وخیرات کے اہتمام کی ترغیب دی گئی ہے۔

رمضان المبارک میں سرکش شیاطین کا قید ہونا:

س:..... ماہ رمضان المبارک میں اللہ تعالیٰ کے حکم سے شیاطین کو پابند سلاسل کردیا جاتا ہے اور سنا ہے کہ پھر وہ رمضان کے بعد ہی رہائی پاتے ہیں اور دنیا میں نازل ہوتے ہیں لیکن سوال یہ ہے کہ مثلاً بعض ممالک میں بعض جگہ سے پہلے رمضان ختم ہو جاتا ہے (جیسے اکثر پاکستان سے پہلے عرب ممالک میں) تو کیا پھر وہاں کی سرحدیں شیاطین کے لئے پہلے کھول دی جاتی ہیں اور پاکستان میں شیاطین ان ممالک کے دو روز بعد داخل ہوتے ہیں' یا شیاطین چھوڑنے اور پابند کرنے کا کیا سسٹم ہے؟

ج:..... جہاں رمضان المبارک ہوگا وہاں سرکش شیاطین پابند سلاسل ہوں گے اور جہاں ختم ہو جائے گا وہاں پر سے یہ پابندی بھی ختم ہو جائے گی۔ اس میں اشکال کیا ہے؟

خود چاند دیکھ کر روزہ رکھیں' عید کریں یا رویت ہلال کمیٹی پر اعتماد کریں:

س:..... موجودہ دور میں جس کو سائنسی فوقیت حاصل ہے رویت ہلال کمیٹی کے اعلان پر عموماً رمضان المبارک کے روزے رکھتے ہیں اور عید منائی جاتی ہے۔ اس کی شرعی حیثیت کیا ہے روزہ رکھا جائے یا نہیں' عید کی جائے یا نہیں' جبکہ صحیح احادیث میں حکم وارد ہے: "چاند دیکھ کر روزہ رکھو اور چاند دیکھ کر عید کرو" دریافت طلب مسئلہ یہ ہے کہ کمیٹی کے اعلان پر کیا روزہ رکھنا یا عید کرنا واجب ہے؟

ج:..... حدیث کا مطلب تو ظاہر ہے کہ یہ نہیں ہے کہ ہر شخص چاند دیکھ کر روزہ رکھا کرے اور چاند دیکھ کر افطار کرے۔ بلکہ حدیث کی مراد یہ ہے کہ رویت کے ثبوت سے رمضان اور عید ہوگی۔ رویت ہلال کمیٹی اگر شرعی قواعد کے مطابق چاند کی رویت ہونے کے بعد اعلان کرے تو عوام کو اس کے اعلان پر روزہ یا عید کرنا ہوگی۔ باقی رویت ہلال کمیٹی اہل علم پر مشتمل ہے یہ حضرات ثبوت رویت کے مسائل ہم سے تو بہرحال زیادہ ہی جانتے ہیں اس لئے ہمیں ان پر اعتماد کرنا چاہئے۔

رویت ہلال کمیٹی کا فیصلہ:

س:..... موجودہ رویت ہلال کمیٹی کا فیصلہ چاند کے بارے میں خصوصاً رمضان اور عیدین کے بارے میں جو ریڈیو اور ٹیلیویژن پر نشر ہوتا ہے پورے ملک پاکستان کے لئے واجب العمل ہے یا ملک کا کوئی حصہ اس سے خارج ہے اور موجودہ رویت ہلال کمیٹی کے ارکان جناب والا کے نزدیک معتبر ہیں یا نہیں؟

ج:..... جہاں تک مجھے معلوم ہے رویت ہلال کا فیصلہ شرعی قواعد کے مطابق ہوتا ہے اور یہ پورے ملک کے لئے واجب العمل ہے اور جب تک یہ کام لائق اعتماد ہاتھوں میں رہے اور وہ شرعی قواعد کے مطابق فیصلے کریں ان کے اعلان پر عمل لازم ہے۔

روزہ دار کی سحری و افطار میں اسی جگہ کے وقت کا اعتبار ہوگا جہاں وہ ہے:

س:..... میرے بھائی جان عرب امارات سے روزہ رکھ کر آئے اور یہاں کراچی کے وقت کے مطابق روزہ افطار کیا حالانکہ وہ علاقہ کراچی سے ایک گھنٹہ پیچھے ہے کیا اس طرح انہوں نے ایک گھنٹہ پہلے روزہ افطار کرلیا؟ روزہ کا افطار صحیح ہوا کہ غلط؟ اگر غلط ہوا تو کیا روزہ کی قضا ہوگی؟

ج:..... اصول یہ ہے کہ روزہ رکھنے اور افطار کا اعتبار ہے جہاں آدمی روزہ رکھتے وقت اور افطار کرتے وقت موجود ہو۔ پس جو شخص عرب ممالک سے روزہ رکھ کر کراچی آئے اس کو کراچی کے وقت کے مطابق افطار کرنا ہوگا۔ اور جو شخص پاکستان سے روزہ رکھ کر مثلاً سعودی عرب گیا ہو اس کو وہاں کے غروب کے بعد روزہ افطار کرنا ہوگا اس کے لئے کراچی کے غروب کا اعتبار نہیں۔

http://www.khatme-nubuwwat.org

ہفت روزہ ختم نبوت

مدیر اعلیٰ: مولانا عزیز الرحمن جالندھری
نائب مدیر اعلیٰ: مفتی محمد جمیل خان
مدیر: مولانا اللہ وسایا

سرپرست اعلیٰ: حضرت خواجہ خان محمد مدظلہ
سرپرست: حضرت سید نفیس الحسینی مدظلہ

جلد: ۲۰ ؛ ۱۵تا۲۱رمضان المبارک ۱۴۲۲ھ بمطابق ۳۰/نومبر تا ۶/دسمبر ۲۰۰۱ء ؛ شمارہ: ۲۸

☆ بیاد ☆

☆ امیر شریعت مولانا سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ
☆ خطیب پاکستان قاضی احسان احمد شجاع آبادیؒ
☆ مجاہد اسلام حضرت مولانا محمد علی جالندھریؒ
☆ مناظر اسلام حضرت مولانا لال حسین اخترؒ
☆ محدث العصر مولانا سید محمد یوسف بنوریؒ
☆ فاتح قادیان حضرت اقدس مولانا محمد حیاتؒ
☆ شہید اسلام حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانویؒ
☆ امام اہل سنت حضرت مولانا مفتی احمد الرحمٰنؒ
☆ حضرت مولانا محمد شریف جالندھریؒ
☆ مجاہد ختم نبوت حضرت مولانا تاج محمودؒ

مجلس ادارت

مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر، مولانا عبدالرحیم اشعر، مفتی نظام الدین شامزئی، مولانا نذیر احمد تونسوی، مولانا سعید احمد جلال پوری، علامہ احمد میاں حمادی، مولانا منظور احمد الحسینی، صاحبزادہ طارق محمود، مولانا محمد اسمٰعیل شجاع آبادی، مولانا محمد اشرف کھوکھر

سرکولیشن منیجر: محمد انور رانا، ناظم مالیات: جمال عبدالناصر شاہد
قانونی مشیران: حشمت حبیب ایڈووکیٹ، منظور احمد ایڈووکیٹ
ٹائٹل و تزئین: محمد ارشد خرم، محمد فیصل عرفان

اس شمارے میں

رمضان المبارک میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت سے تعاون	(اداریہ)	4
مرزائی اقاویل (قسط نمبر۲)	(حضرت مولانا اللہ وسایا)	6
قادیانیوں کے چند کفریہ عقائد	(حضرت مولانا نذیر احمد تونسوی)	9
قادیانیت عدالت کے کٹہرے میں	(مولانا محمد نذر عثمانی)	11
قرآن کریم رسول آخرین صلی اللہ علیہ وسلم کا عظیم معجزہ	(مولانا محمد اشرف کھوکھر)	15
دو عظیم مجاہد	(نثار احمد)	17
رمضان المبارک کے اہم واقعات	(جناب محمد ایوب صاحب)	19
میں نے اسلام کیسے قبول کیا؟	(مراسلہ: روبینہ اشفاق)	20
اعتکاف	(جناب شاہنواز صاحب)	22
نماز چھوڑنے پر بدترین عذاب	(محمد اکرم شاہد)	24

زر تعاون بیرون ملک

امریکہ، کینیڈا، آسٹریلیا: ۹۰ ڈالر
یورپ، افریقہ: ۷۰ ڈالر
سعودی عرب، متحدہ عرب امارات، بھارت، مشرق وسطیٰ، ایشیائی ممالک: ۶۰ امریکی ڈالر

زر تعاون اندرون ملک

فی شمارہ: ۷ روپے
ششماہی: ۱۶۵ روپے
سالانہ: ۳۵۰ روپے

چیک / ڈرافٹ بنام ہفت روزہ ختم نبوت بینک اکاؤنٹ ۔۔۔ کراچی پاکستان ارسال کریں۔

لندن آفس:
35, Stockwell Green,
London, SW9 9HZ U.K.
Ph: 0207-737-8199

مرکزی دفتر: حضوری باغ روڈ ملتان
فون: ۵۱۴۱۲۲-۵۸۳۴۸۶ فیکس: ۵۴۲۲۷۷
Hazoori Bagh Road, Multan.
Ph:583486-514122 Fax:542277

رابطہ دفتر: جامع مسجد باب الرحمت (ٹرسٹ)
پرانی نمائش ایم اے جناح روڈ کراچی فون: ۷۷۸۰۳۳۷ فیکس: ۷۷۸۰۳۴۰
Jama Masjid Bab-ur-Rehmat (Trust)
Old Numaish M.A. Jinnah Road, Karachi
Ph:7780337 Fax:7780340

ناشر: عزیز الرحمن جالندھری ۔ طابع: سید شاہد حسن ۔ مطبع: القادر پرنٹنگ پریس ۔ مقام اشاعت: جامع مسجد باب الرحمت ایم اے جناح روڈ کراچی

اداریہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

رمضان المبارک میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت سے تعاون

نبی آخرالزمان صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اللہ تعالیٰ نے آخری نبی کی حیثیت سے مبعوث فرمایا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اعلان فرمادیا کہ میرے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا اور اگر کوئی شخص آ کر یہ دعویٰ کرے کہ وہ نبی ہے تو وہ جھوٹا ہے۔ تم اس کو مسترد کردو۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے آخری دور میں مسیلمہ کذاب' اسود عنسی' وغیرہ نے نبوت کا دعویٰ کیا۔ اسود عنسی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی میں ایک صحابیؓ فیروز دیلمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ہاتھوں مردار ہوا۔ جس کی اطلاع نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو جبریل امین علیہ السلام کے ذریعہ دی گئی۔ مسیلمہ کذاب اور سجاح نے نکاح کر کے نبوت میں اشتراک کرلیا اور مہر میں دو نمازیں معاف کردیں۔ خلیفہ اول سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ نے ان کے خلاف ایک عظیم الشان لشکر ترتیب دیا جس میں بدری صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اور محدثین اور قراً عظام شریک ہوئے۔ مسیلمہ کذاب اپنے تیس ہزار لشکر سمیت جہنم رسید ہوا۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ختم نبوت پر ۹۰۰ سے زائد صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین نے جانوں کا نذرانہ پیش کیا۔ جس میں سات سو حفاظ اور قراً کرام شامل تھے۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے تمام غزوات میں اتنے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین شہید نہیں ہوئے جتنے صرف ایک لڑائی میں شہید ہوئے بہر حال حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت سے امت کو آگاہ کردیا کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ختم نبوت پر ڈاکہ ڈالنے والے کی سزا صرف اور صرف موت ہے۔ آئمہ تلبیس کے مطابق ۷۰ کے قریب آج تک ایسے لوگ پیدا ہوئے جنہوں نے کسی نہ کسی درجے میں جھوٹا دعویٰ نبوت کیا۔ اکثر لوگوں کو امت کے غیور مسلمانوں نے جہنم رسید کردیا۔ گزشتہ صدی کے اواخر میں انگریزی دور حکومت میں مسلمانوں میں انتشار پیدا کرنے کے لئے انگریزوں نے مرزا غلام احمد قادیانی کی سرپرستی کی پہلے اسے مسلمانوں میں مبلغ اور مناظر کی حیثیت سے متعارف کرایا اور پھر اس کے ذریعے ختم نبوت کے بارے میں شکوک وشبہات پیدا کرنے کی کوشش کی گئی۔ آخرکار اس نے مہدی' مجدد' مسیح موعود' ظلی بروزی نبی اور پھر نبی اور پھر معاذ اللہ نبی سے بڑھ کر محمد ﷺ ہونے کا دعویٰ کیا۔ علماء اسلام نے ابتداء ہی میں اس کے غلط عقائد کی وجہ سے کفر کا فتویٰ جاری کیا پھر دارالعلوم دیوبند سے فتویٰ صادر ہوا لیکن انگریزوں کی سرپرستی کی وجہ سے یہ فتنہ بڑھتا ہی رہا۔ اس بناء پر محدث العصر حضرت مولانا سید محمد انور شاہ کشمیری رحمۃ اللہ علیہ نے تمام علماء کرام کو جمع کیا اور قادیانیت کے مکروفریب اور امت کے لئے اس کے نقصانات سے آگاہ کیا۔ بعدازاں امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاری رحمۃ اللہ علیہ کو اس کام کا ذمہ دار بنایا اور امیر شریعت کا خطاب دیا۔ پانچ سو سے زائد علماء کرام نے امیر شریعتؒ کے ہاتھ پر بیعت کر کے اس بات کا عزم کیا کہ وہ اپنی زندگیوں کو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے عقیدہ ختم نبوت کے تحفظ کے لئے وقف کردیں گے اس طرح محدث العصر حضرت علامہ سید محمد انور شاہ کشمیری رحمۃ اللہ علیہ نے قافلہ ختم نبوت تشکیل دیا۔ قافلہ ختم نبوت نے امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاری رحمۃ اللہ علیہ کی قیادت میں کام شروع کیا تو مرزا غلام احمد قادیانی کی جھوٹی نبوت کو بریک لگ گئی۔ ایک ایک گاؤں' ایک ایک قریہ' ایک ایک شہر میں قافلہ ختم نبوت نے تبلیغی سرگرمیاں شروع کیں تو انگریز حکومت اور مرزا قادیانی کی ذریت غنڈہ گردی پر اتر آئے۔ پہلے قادیان میں مسلمانوں کا جینا دوبھر کیا گیا' پھر جہاں جہاں قادیانی اثر ورسوخ رکھتے تھے وہاں مسلمانوں کا جینا دوبھر کردیا گیا۔ قافلہ ختم نبوت کے رہنماؤں' رضاکاروں اور جاں نثاروں پر قید وبند کے دروازے کھل گئے۔ مرزا قادیانی کو جھوٹا نبی کہنا جرم بن گیا۔ قاتلانہ حملے معمول بن گئے لیکن اللہ تعالیٰ کے یہ شیر اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے فداکار جان پر کھیل گئے لیکن عقیدہ ختم نبوت پر زد نہیں پڑنے دی۔ بہاولپور میں مقدمہ درج ہوا تو اس کی پیروی کی اور مرزا غلام احمد قادیانی اور اس کی ذریت کو کافر ثابت کیا۔ قادیان میں داخلہ بند ہوا تو قادیان کی باہر ساری رات امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے عقیدہ ختم نبوت کی وضاحت کی اور فتنہ قادیانیت سے آگاہ کیا۔ قادیان میں دفتر کھولا' کئی دفعہ توڑا گیا' مبلغ کو زدوکوب کیا گیا۔ مولانا محمد حیات نے جان ہتھیلی پر رکھ کر قادیان میں سکونت اختیار کی۔ الغرض مقدمات کا ایک لامتناہی سلسلہ شروع ہوگیا' امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے تھے۔ ''زندگی نصف جیل میں اور نصف ریل میں گزرگئی۔'' تحریک پاکستان کامیاب ہوئی' قادیانیوں نے تحریک آزادی کے خلاف کام کیا' قیام پاکستان کی مخالفت کی' مسلمانوں کی فہرست سے الگ اپنا نام درج کرایا' جس کی وجہ سے کشمیر کا الحاق پاکستان سے نہ ہوسکا اس کے باوجود پاکستان بننے کے بعد انگریزوں کی سرپرستی سے پاکستان کے ٹھیکیدار

بن گئے۔سر ظفر اللہ پہلا وزیر خارجہ مقرر ہوا' چناب نگر سابقہ ربوہ کی زمین حاصل کر کے اپنا مرکز قادیان سے یہاں منتقل کر دیا' پاکستان میں قادیانیت کے خلاف تبلیغ پر پابندی عائد ہوگئی' قادیانیوں نے پاکستان کو قادیانی اسٹیٹ بنانے کی کوشش کی۔امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے پاکستان کے تحفظ کی تحریک شروع کی۔لاہور میں مارشل لاء لگا دیا گیا۔کئی ہزار جاں نثاران ختم نبوت نے جان کا نذرانہ پیش کیا' ایک لاکھ کے قریب علماء کرام' رضا کاران ختم نبوت نے جیلوں کی ہوا کھائی۔تحریک کے نتیجے میں پاکستان قادیانی اسٹیٹ بننے سے بچ گیا۔قافلہ ختم نبوت نے اپنا کام جاری رکھا' مولانا محمد علی جالندھری' مولانا محمد حیات' مولانا قاضی احسان احمد شجاع آبادی' مولانا محمد شریف جالندھری رحمہم اللہ اور سینکڑوں ختم نبوت کے مبلغ قریہ قریہ پھیل گئے' مسلمانوں کے ایک ایک پیسہ کی امداد سے کام جاری رکھا۔تا آنکہ ۱۹۷۴ء میں محدث العصر حضرت علامہ سید محمد یوسف بنوری رحمۃ اللہ علیہ کی قیادت میں تحریک ختم نبوت کا آغاز ہوا۔مفکر اسلام مولانا مفتی محمود' مولانا شاہ احمد نورانی' مولانا معین الدین لکھنوی۔ان علماء کرام نے تمام سیاسی جماعتوں کو جمع کیا۔پوری قوم متحد ہوئی اور ۷ ستمبر ۱۹۷۴ء کو اللہ تعالیٰ نے مسلمانان پاکستان کو نصرت عطا فرمائی اور قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دیا گیا۔۱۹۸۴ء کو قادیانیوں نے آئین کی خلاف ورزی شروع کی۔مولانا خواجہ خان محمد صاحب دامت برکاتہم' مفتی احمد الرحمن رحمۃ اللہ علیہ کی قیادت میں تحریک چلی' مولانا محمد شریف جالندھریؒ نے ایک کی منت کی' آخر کار صدر ضیاء الحق مرحوم نے امتناع قادیانیت آرڈیننس جاری کیا۔مرزا طاہر راتوں رات فرار ہو کر اپنے آقاؤں کے چرنوں میں لندن پہنچا' دوبارہ مسلمانوں کو گمراہ کرنے کی کوشش شروع کی' عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت نے وہاں بھی تعاقب شروع کیا۔مالی' گھانا میں قادیانی پہنچے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت نے وہاں پیچھا کیا۔ہزاروں افراد تائب ہوئے' جنوبی افریقہ میں مقدمہ ہوا۔عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت عقیدہ ختم نبوت کی حقانیت کے لئے وہاں پہنچ گئی۔غرض دنیا میں جہاں کہیں بھی قادیانیت نے پنجے جمانے کی کوشش کی عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت نے اپنا فریضہ ادا کیا' بقول حضرت مولانا محمد علی جالندھری رحمۃ اللہ علیہ۔''اگر قادیانی خدانخواستہ چاند پر بھی پہنچ جائیں تو ہم ان کا پیچھا وہاں بھی نہیں چھوڑیں گے۔''

اس وقت عیسائیت' یہودیت' قادیانیت سب اسلام دشمنی میں تیزی سے مصروف عمل ہیں۔مسلمان ملکوں میں مغرب نے قادیانیت کو کھلی چھٹی دے رکھی ہے بلکہ ان کی سرپرستی کی جارہی ہے تاکہ مسلمانوں کو ختم کیا جاسکے۔اسکولوں' رفاہی اداروں' اسپتالوں' سڑکوں کے ذریعے غریب ممالک میں لوگوں کو اسلام کے نام پر قادیانی بنایا جارہا ہے۔پاکستان کے علماء کرام اور پاکستان کو تباہ کرنے کے لئے قادیانی اور سب لادینی قوتیں متحد ہوگئی ہیں۔اس صورت حال میں مسلمانوں کی ذمہ داری بڑھ جاتی ہے۔قادیانی چاہتے ہیں کہ دنیا کے ایک ارب بیس کروڑ مسلمان خدانخواستہ مرتد اور گمراہ ہو جائیں۔حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ختم نبوت کی حیثیت نعوذ باللہ ختم ہو جائے' ایسے وقت میں مسلمانوں پر بہت زیادہ ذمہ داریاں عائد ہوتی ہیں۔اگر آپ قیامت کے دن نبی اکرم ﷺ کی شفاعت چاہتے ہیں تو آیئے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے پلیٹ فارم سے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے عقیدہ ختم نبوت کی حفاظت کر کے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ذاتی محافظوں میں شامل ہو جایئے۔عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے امیر مرکزیہ مولانا خواجہ خان محمد صاحب زید مجدہم' نائب امیر مرکزیہ حضرت مولانا سید نفیس الحسینی شاہ صاحب دامت برکاتہم' ناظم اعلیٰ حضرت مولانا عزیز الرحمن جالندھری' ناظم تبلیغ حضرت مولانا اللہ وسایا' حضرت مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر (مہتمم جامعہ بنوری ٹاؤن)' حضرت مولانا سلیم اللہ خان صاحب (صدر وفاق المدارس)' حضرت مولانا فضل الرحمن (قائد جمعیت علماء اسلام)' حضرت مولانا مفتی نظام الدین شامزئی (صدر مجلس تعاون اسلامی) اور دیگر تمام علماء کرام کی جانب سے تمام مسلمانوں سے اپیل ہے کہ وہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت میں شامل ہو جائیں۔ہر قسم کا تعاون کریں' عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے سالانہ اخراجات کا تخمینہ کروڑوں روپے سے متجاوز ہے اور یہ مسلمانوں کے عطیات سے پورا ہوتا ہے۔آگے بڑھئے اور زیادہ سے زیادہ اس میں اپنا حصہ ڈالئے' اللہ تعالیٰ آپ حضرات کو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت نصیب فرمائے۔(آمین)

ضروری اعلان

اندرون و بیرون کراچی تمام ہفت روزہ ''ختم نبوت'' کے رفقاء کرام کے نام بقایا جات کے یاددہانی کے خطوط ارسال کر دیئے گئے ہیں۔ان احباب سے درخواست کی جاتی ہے کہ جن کے بقایا جات واجب الادا ہیں وہ فوراً اپنی رقم بنام ہفت روزہ ''ختم نبوت'' کراچی منی آرڈر چیک یا ڈرافٹ کی شکل میں ارسال کریں۔

نیا سالانہ زر تعاون :۳۵۰ روپے سالانہ ہے اس حساب سے رقم ارسال فرمائیں۔

نوٹ: اپنے خریداری نمبر کی وضاحت بھی ضرور کریں۔شکریہ (ادارہ ختم نبوت)

قسط:۱۰ نمبر۲

مولانا اللہ وسایا

مرزائی اقاویل

سوال ۸:...... مرزائی جن آیات وآثار کو عدم رفع اور وفات مسیح کے لئے پیش کرتے ہیں، تین کا ذکر کر کے ان کا شافی رد کریں؟

جواب:...... قادیانی اعتراض:

۱: "وکنت علیهم شهیدا مادمت فیهم فلما توفیتنی کنت انت الرقیب علیهم۔" (المائدہ:۱۱۷)

ترجمہ: "میں ان پر مطلع رہا جب تک کہ ان میں رہا پھر جب آپ نے مجھ کو اٹھالیا تو آپ ان پر مطلع رہے۔" (بیان القرآن)

وفات عیسیٰ علیہ السلام پر اس آیت سے قادیانی استدلال کی بنیاد ان کے خیال میں بخاری شریف کی ایک تفصیلی روایت پر ہے جو مندرجہ ذیل ہے:

"انه یجاء برجال من امتی فیؤخذبهم ذات الشمال فاقول یارب اصحابی اصحابی فیقال انك لاتدری مااحدثوا بعدك فاقول کما قال العبد الصالح: وکنت علیهم شهیدا مادمت فیهم ......الخ" (بخاری ص ۴۷۳ ج:۱)

ترجمہ: "میری امت کے بعض لوگ لائے جائیں گے اور بائیں طرف یعنی جہنم کی طرف ان کو چلایا جائے گا، اے میرے رب یہ تو میرے صحابی ہیں، پس کہا جائے گا کہ آپ کو اس کا علم نہیں مگر انہوں نے آپ کے بعد کیا کچھ کیا، پس میں ایسے ہی کہوں گا جیسا کہ عبد صالح یعنی عیسیٰ نے کہا کہ جب تک میں ان میں موجود تھا، ان پر گواہ تھا اور جب تو نے مجھے بجسمہ بھرپور لے لیا تھا، اس وقت آپ نگہبان تھے۔"

تو "توفی" کا لفظ حضور صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام دونوں کے کلام میں آتا ہے، اور ظاہر ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی توفی بصورت وفات ہے تو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی توفی بھی بصورت وفات ہوگی۔ نیز حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے بتایا کہ حضرت عیسیٰ کا ارشاد زمانہ ماضی میں ہو چکا ہے۔ معلوم ہوا کہ وہ وفات پاچکے ہیں۔

جواب:...... اس تحریف کا جواب بھی معلوم ہو چکا ہے کہ توفی کے حقیقی معنی پورا پورا لینے کے ہیں۔ لیکن حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے کلام میں یہ بمعنی موت ہے، کیونکہ سب جانتے ہیں کہ آپ کی وفات ہوئی، اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے کلام میں توفی بطور اصعاد الی السماء پائی گئی ہے کیونکہ اس کا قرینہ ورافعك الی موجود ہے۔

جواب:...... اگر دونوں حضرات کی توفی ایک طرح کی ہوتی تو آپ یوں فرماتے: "فاقول ماقال العبد الصالح" تو فاقول کما قال العبد الصالح فرمانا بتارہا ہے کہ مشبہ اور مشبہ بہ میں چونکہ تغایر ہوا کرتا ہے۔ اس لئے آپ کی توفی اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی توفی میں بھی تغایر ہے کیونکہ اصل مقصد ہر دو حضرات کا امت کے درمیان اپنی غیر حاضری کو بطور عذر پیش کرنا ہے۔ لہٰذا حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے اپنی غیر موجودگی توفی بمعنی اصعاد الی السماء سے بیان فرمائی، اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی غیر موجودگی توفی بصورت موت سے بیان فرمائی ہے۔

جواب:...... رہا یہ کہ آپ نے اپنے متعلق فرمایا اقول اور حضرت عیسیٰ کے متعلق قال ماضی کا صیغہ فرمایا۔ تو اس کی ایک وجہ یہ ہے کہ جس وقت آپ نے یہ حدیث ارشاد فرمائی: سورۂ مائدہ کی مذکورہ آیت نازل ہو چکی تھی اور اس میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا قول جو قیامت کے دن باری تعالیٰ کے سوال انت قلت للناس اتخذونی وامی الهین من دون الله کے جواب میں فرمائیں گے، حکایت کیا گیا ہے۔

اور دوسری وجہ یہ ہے کہ قیامت میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا یہ کلام پہلے ہو چکے گا اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا معاملہ بعد میں پیش آئے گا۔

قادیانی اعتراض:۲:

"وما محمد الا رسول قد خلت من قبله الرسل افان مات او قتل انقلبتم علی اعقابکم۔" (آل عمران:۱۴۴)

ترجمہ: "اور محمدؐ صرف ایک رسول ہیں،

اس سے پہلے کے سب رسول فوت ہو چکے ہیں، پس اگر وہ وفات پاجائے یا قتل کیا جائے، تو کیا تم اپنی ایڑیوں کے بل لوٹ جاؤ گے۔"

اس آیت میں قادیانی گروہ خلو کو بمعنی موت لیتا ہے، اور من قبلہ کو الرسل کی صفت مانتا ہے، اور الرسل پر لام استغراق مانتا ہے۔ اس لئے استدلال کا حاصل یہ ہوا کہ جب محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے پہلے سب رسول فوت ہو چکے ہیں، تو بس مسیح علیہ السلام بھی ان میں آ گئے۔

جواب:..... خلت، خلو سے مشتق ہے جس کے لغوی معنی مکان سے متعلق ہونے کی صورت میں جگہ خالی کرنے کے، اور زمان سے متعلق ہونے کی صورت میں گزرنے کے آتے ہیں اور جن چیزوں پر زمانہ گزرتا ہے ان کو بھی مجازاً خلو سے موصوف کر دیتے ہیں۔

مثالیں:

۱:..... "واذا خلوا الی شیاطینهم۔"
(بقرہ:۱۴)

ترجمہ: "اور جب خلوت میں پہنچتے ہیں اپنے شریر سرداروں کے پاس۔"

۲:..... "بما اسلفتم فی الایام الخالیة۔"
(سورۂ حاقہ:۲۴)

ترجمہ: "ان اعمال کے صلہ میں جو تم نے بامید صلہ گزشتہ ایام میں کئے ہیں۔"

۳:..... "تلک امة قد خلت" (بقرہ:۱۴۱)

ترجمہ: "یہ ایک جماعت جو گزر چکی۔"
(بیان القرآن)

بہرحال خلو کے معنی جگہ خالی کرنا خواہ زندہ گزر کر، یا موت سے اور ایک جگہ سے دوسری جگہ ہٹ جانا۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی حیات کے دلائل قطعیہ ہوتے ہوئے اس کو موت کے معنی میں لینا تحریف ہی تو ہے۔

جواب۲:..... "من قبلہ الرسل" کی صفت نہیں ہے جس کے بعد معنی یہ ہوں کہ محمد سے پہلے کے تمام پیغمبر مر گئے کیونکہ یہ الرسل سے مقدم ہے بلکہ یہ خلت کا ظرف ہے، اب صحیح معنی یہ ہیں کہ محمدؐ سے پیشتر کئی رسول گزر چکے۔

"الرسل" پر لام تعریف جنس کا ہے کیونکہ استغراق کے معنی لینے کی صورت میں آیت کے جملوں میں تعارض لازم آئے گا، بایں طور کہ وما محمد الا رسول سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی صفت رسالت ثابت کی، اور جب خلت من قبلہ الرسل میں الرسل استغراق کے لئے ہوا، اور من قبلہ کا ظرف ہونا ثابت ہو ہی چکا۔ تو اب ترجمہ یہ ہوگا کہ: جتنے اشخاص صفت رسالت سے موصوف تھے۔ محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے پہلے فوت ہو چکے ہیں۔ اس سے نعوذ باللہ آپؐ رسول برحق ثابت نہیں ہوں گے۔ اس لئے لام جنس ماننا ضروری ہے۔

جواب:..... اور اگر "علی سبیل التنزل" قادیانی گروہ کی تینوں باتیں مان لی جائیں تو بھی اس سے زیادہ سے زیادہ رسل کے عموم میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی وفات ثابت ہوگی نہ کہ بطریق خصوص، اور اس صورت میں یہ آیت ان کی دلیل بننے کے قابل نہیں رہے گی، کیونکہ علم اصول کی کتابوں میں اس قاعدہ مسلمہ کی تصریح ہے کہ کوئی امر خاص دلیل (تخصیص منقولی) سے ثابت ہو، تو اس کے خلاف عام دلیل سے تمسک کرنا جائز نہیں ہے۔ اور یہاں دلائل قطعیہ مخصوصہ سے حضرت عیسیٰ کی حیات ثابت کی جا چکی ہے۔

قادیانی اعتراض۳:

"ولکم فی الارض مستقر ومتاع الی حین۔" (بقرہ:۳۶)

ترجمہ: "(ازمرزا) تم اپنے جسم خاکی کے ساتھ زمین پر ہی رہو گے یہاں تک کہ اپنے تمتع کے دن پورے کر کے مر جاؤ گے۔"

مرزا قادیانی کہتا ہے کہ یہ آیت جسم خاکی کو آسمان پر لے جانے سے روکتی ہے، کیونکہ لکم جو اس جگہ فائدہ تخصیص کا دیتا ہے، اس بات پر بصراحت دلالت کر رہا ہے کہ جسم خاکی آسمان پر نہیں جا سکتا بلکہ زمین سے ہی نکلا، زمین میں ہی رہے گا اور زمین میں ہی داخل ہوگا۔

جواب۱:..... کسی مقام کا کسی کے لئے اصل جائے رہائش ہونے سے یہ لازم نہیں آتا کہ وہ عارضی طور پر کہیں اور نہ جا سکے تو آیت کریمہ کا ضابطہ اپنی جگہ پر درست ہے مگر اس سے یہ کہاں لازم آیا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام فوت ہو گئے، کیونکہ وہ عارضی طور پر آسمان پر اٹھائے گئے ہیں، بہرحال وہ بھی مقررہ وقت پر پھر زمین پر آئیں گے اور دیگر انسانوں کی طرح وفات پا کر زمین میں دفن ہوں گے۔

جواب۲:..... علمائے اسلام کا اس بات پر اتفاق ہے کہ عیسیٰ علیہ السلام کو پیدائشی طور پر ملائکہ سے مشابہت تھی، لہٰذا ان کو آسمان پر اٹھایا جانا، اور زیر بحث آیت کے حکم سے ان کا خارج ہونا اپنے فطری مادہ کے اعتبار سے ہے۔ رہی احادیث مبارکہ تو ایک صحیح حدیث قادیانی قیامت تک مسیح علیہ السلام کی وفات پر پیش نہیں کر سکتے۔ جو پیش کرتے ہیں یا موضوع ہیں یا مجروح ہیں یا مجہول ہیں، ایک بھی صحیح روایت وہ اپنے موقف پر پیش نہیں کر سکتے۔ فان لم تفعلوا ولن تفعلوا فاتقوا النار۔

یہ ہیں قادیانی تحریفات کے چند نمونے، اختصار کے پیش نظر ان ہی پر اکتفا کیا جاتا ہے اس سلسلہ میں شہادت القرآن کا مطالعہ کیا جائے، جو مولانا ابراہیم سیالکوٹی کی تصنیف ہے۔ اس سے بھی زیادہ عام فہم کتاب حیات عیسیٰ علیہ السلام پر حضرت شیخ مولانا محمد ادریس کاندھلوی کی ہے، جو "احتساب قادیانیت جلد دوم" میں شامل ہے۔

مرزا غلام احمد قادیانی ابتداء میں خود حیات عیسیٰ علیہ السلام کا قائل تھا اور قرآن مجید کی آیات سے مسیح علیہ السلام کی حیات پر استدلال کرتا تھا۔

"یہ آیت (ھو الذی ارسل رسولہ) سیاست جسمانی اور سیاست ملکی کے طور پر حضرت مسیح کے حق میں پیشگوئی ہے، اور جس غلبہ کاملہ دین اسلام کا وعدہ دیا گیا ہے وہ غلبہ مسیح کے ذریعہ سے ظہور میں آئے گا، اور جب حضرت مسیح علیہ السلام دوبارہ اس دنیا میں تشریف لائیں گے تو ان کے ہاتھ سے دین اسلام جمیع آفاق اور اقطار میں پھیل جائے گا۔" (براہین احمدیہ ج، روحانی خزائن ج ۱ ص ۵۹۳، چشمہ معرفت در روحانی خزائن ج ۳ ص ۹۱)

حیات مسیح علیہ السلام کا ابتدا میں مرزا قائل تھا، لیکن دعویٰ نبوت کے لئے اس نے بتدریج مراحل طے کئے، پہلے خادم اسلام، پھر مبلغ اسلام، مامور من اللہ، مجدد ہونے کے دعوے کئے، اصل مقصود دعویٰ نبوت تھا منصوبہ بندی یہ کی کہ پہلے مثیل مسیح ہونے کا دعویٰ کیا جائے، مسیح بننے کے لئے حیات عیسیٰ علیہ السلام کا عقیدہ رکاوٹ تھا، اس رکاوٹ کو دور کرنے کے لئے وفات مسیح کا عقیدہ تراشا، پھر کہا چونکہ احادیث میں مسیح علیہ السلام کا آنا ثابت ہے۔ وہ فوت ہوگئے ہیں، تو ان کی جگہ میں مثیل مسیح بن کر آیا ہوں، اور میں ان سے افضل ہوں اس کا مشہور شعر ہے:

ابن مریم کے ذکر کو چھوڑو
اس سے بہتر غلام احمد ہے
(دافع البلاء ص ۲۰، روحانی خزائن ص ۲۴۰ ج ۱۸)

جب اپنے خیال فاسدہ میں مسیح بن گیا تو کہا کہ مسیح علیہ السلام نبی تھے تو اب مسیح ثانی (مرزا قادیانی) جو ان سے افضل ہے۔ وہ کیوں نبی نہیں؟ لہذا میں نبی ہوں، اس طرح دجل کرکے مخفی نبوت کا دعویٰ کرنے کے لئے اس نے وفات مسیح کا عقیدہ اختیار کیا۔ اصل میں وہ تدریجاً دعویٰ نبوت کی طرف جا رہا تھا، تو یوں دجل در دجل کا مرتکب ہوتا گیا۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے کہ: "میرے بعد جو نبوت کا دعویٰ کریں گے وہ دجال ہوں گے۔"

دجل: دھوکہ، تلبیس، حق و باطل کے اختلاط کا نام ہے، جو مرزا قادیانی میں بدرجہ اتم موجود تھا۔ اس دجال اعظم، مفتری اکبر نے اپنے دجل سے اسلام کے بنیادی عقیدہ ختم نبوت و حیات مسیح علیہ السلام پر اپنے الحاد و زندقہ کی کلہاڑی چلائی۔ معاذ اللہ۔

☆☆..........☆☆

بقیہ: توضیح وتشریح

وقت اور عرصے سے بڑا ہوتا ہے۔ پاکستان کے معیاری وقت کے مطابق موسم سرما یعنی فروری کی رات کے وقت و عرصہ کے اعتبار بڑی ہوتی ہے۔ ہمارے آباؤ اجداد سن اور زمانہ کے اعتبار سے ہم سے بڑے ہوتے ہیں۔ ایک صاحب اولاد اور زمانے کے لحاظ سے اپنی اولاد سے بڑا ہوتا ہے۔ ایک افسر اپنے ماتحتوں کے اعتبار سے کبیر ہوتا ہے مگر اپنے افسر سے صغیر ہوتا ہے۔ گاؤں کا چوہدری گاؤں کے لوگوں کی نظروں میں بڑے رتبے والا ہوتا ہے لیکن تحصیل یا ضلع کے افسران سے چھوٹا ہوتا ہے اور تحصیل و ضلع کے افسران ڈویژن (قسمت) صوبے ریاست اور ملک کے اصحاب اقتدار کے رتبے کے لحاظ سے مرتبے کے اعتبار سے چھوٹے جانے یا سمجھے جاتے ہیں۔

ایک بادشاہ اپنی مملکت کے اعتبار سے کبیر ہے مگر کسی دوسری مملکت کے اعتبار سے کچھ بھی نہیں یا اگر مملکت میں نفاذ اسلام حاکمیت اعلیٰ خالق کائنات اللہ تعالیٰ کے احکامات کے نفاذ کی بجائے خود ساختہ نافرمان قوموں یا اصحاب اقتدار کے احکامات کا نفاذ کرتا ہے۔ عدل وانصاف' انسانی مساوات کو فروغ نہیں دیتا۔ قتل وغارت گری' بدامنی' فحاشی اور عریانی کو فروغ دیتا ہے۔ امانت' دیانت' شرافت وصداقت اور دیگر اعلیٰ اقدار جو استحکام امن وسلامتی کی ضمانت ہیں کو فروغ نہیں دیتا یا ملک کے قدرتی وسائل کو طاغوتی قوتوں سے مرعوبیت کی بنا پر بے جا استعمال کرتا یا کرانے کے اسباب کو اپناتا یا ملک کے باشندگان یا اہل حق کو یرغمال بنا کر ان کی صلاحیتوں سے ناجائز فائدہ اٹھاتا ہے یا ملک کے باشندگان کو "لڑاؤ اور حکومت کرو" کے غیر اسلامی' غیر اخلاقی اصول وضوابط کو فروغ دے کر یا اپنا کر کبیر مطلق بن جانے کی سعی نامسعود یا ناپاک جسارت کرتا ہے تو اچانک اسے الکبیر جل جلالہ انجام بد سے دوچار کر دیتا ہے اور اس کا انجام فرعون وہامان جیسا ہو جاتا ہے۔

معلوم ہوا الکبیر جل جلالہ جو انسانی اقوال' انسانی خود ساختہ معیاروں اور اصولوں سے بلند وبالا ہے' وہی الجبار اور المتکبر ہے اور وہی الکبیر جل جلالہ ہے جس کی تسبیح وتحمید' سمندروں' پہاڑوں' زمینوں اور آسمانوں اور ہماری فہم وادراک نے' عقل ووجدان سے ماوریٰ کائناتوں کی مخلوقات ہر آن ہر لحہ کرتے ہیں۔ بے شک وہی اللہ تعالیٰ بڑا رفعت والا اور بڑی عظمت والا ہے۔

○

قادیانیوں کے چند کفریہ عقائد

مولانا نذیر احمد تونسوی

نبوت و رسالت کا روشن سلسلہ حضرت آدم علیہ السلام سے شروع ہوا اور جناب محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات اقدس پر ختم ہوا گویا سب سے پہلے نبی حضرت آدم علیہ السلام اور سب سے آخری نبی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔ قرآن وسنت کی روشنی میں اس عقیدہ کو عقیدۂ ختم نبوت کہا جاتا ہے۔ یہ عقیدہ دین اسلام کی بنیاد اور ایمان کی روح ہے۔ دین اسلام کا محور اور مرکز یہی عقیدہ ہے کیونکہ پورے دین اسلام کی خوب صورت عمارت اس عقیدہ کی بنیاد پر قائم ہے اور ملت اسلامیہ کی وحدت کا راز بھی تاقیامت اسی عقیدہ کی خیر و برکت میں پنہاں ہے۔

قرآن مجید نے ایک سو مرتبہ اور صاحب قرآن نبی آخرالزماں صلی اللہ علیہ وسلم نے دو سو دس مرتبہ اس عقیدہ کی حقانیت کی گواہی دی ہے۔ اسلام میں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا سب سے پہلا اجماع مسئلہ ختم نبوت پر ہوا۔ چنانچہ جب بدبخت مسیلمہ کذاب نے نبوت کا دعویٰ کیا تو صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ اجمعین کی پوری جماعت نے اس روسیاہ کو متفقہ طور پر کافر و مرتد اور واجب القتل قرار دے کر اسے مع اس کی جماعت کے جہنم رسید کیا۔

ختم نبوت کے صریح اعلان اور ملت اسلامیہ کے متواتر اقدامات کے بعد یہ ممکن ہی نہیں کہ کوئی شخص جو دماغی طور پر معذور نہ ہو سنجیدگی کے ساتھ نبوت کا دعویٰ بھی کرسکتا ہے اس لئے مسیلمہ کذاب سے لے کر مرزا قادیانی تک ہر مدعی نبوت کے دعویٰ کا سیری ...

معاشی سراغ ضرور ملے گا۔

برصغیر میں انگریز کے عہد کے دوران جب مسلمانان ہند ظلم و ستم کی چکی میں پس رہے تھے اور آئے دن مسلمانوں کے مذہبی جذبات کو مجروح کرنے کا نیا طریقہ واردات ایجاد کیا جاتا تھا انہی ایام میں انگریز سامراج نے دین اسلام سے ازلی دشمنی کا اظہار کرنے کی خاطر مرزا قادیانی کے گلے میں انگریزی نبوت کا طوق غلامی ڈال کر اسے طاغوتی قوتوں کے عرش تک معراج کرائی اور مرزا قادیانی نے وحدت ملی کی دیوار میں نقب زنی کے لئے فرنگی کے اجرتی ڈاکو کا کردار ادا کرتے ہوئے اس کے عوض انگریز گورنمنٹ سے مراعات حاصل کیں اور اپنے کفریہ عقائد و عزائم کی تشہیر و تبلیغ کے لئے فتنہ قادیانیت کی بنیاد رکھی۔

قادیانیت کیا ہے؟ قادیانیت برطانوی سامراج کا پیدا کردہ اسلام دشمن سیاسی و سازشی فتنہ ہے جس کو مرزا قادیانی نے مذہبی روپ دے کر مسلمانوں کے دلوں سے جذبہ جہاد کو مٹانے کی خطرناک سازش دور فرنگی میں فرنگی کے اشارہ پر تیار کی تھی۔ قادیانیت انگریز کا خود کاشتہ پودا ہے اور قادیانی عالمی یہودی تحریک کے آلہ کار یورپ کے تربیت یافتہ اور اسرائیل کی ایجنٹ ہے۔ قادیانیت کا وجود نسل انسانیت ملت اسلامیہ کے لئے ایک ناسور اور ایمان کے لئے زہر قاتل ہے۔ قادیانیت سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے بغض و عناد ختم نبوت پر ڈاکہ زنی اور یہودیت کے مکروفریب اور دجل کا دوسرا نام ہے۔

قادیانیوں کے چند کفریہ عقائد

خدا تعالیٰ انبیاء کرام علیہ السلام صحابہ کرام رضی اللہ عنہم قرآن مجید حرمین شریفین اور مسلمانان عالم کے متعلق قادیانیوں کے کفریہ عقائد کا نمونہ خود قادیانیوں کی کتابوں سے ملاحظہ فرمائیں:

...... ”سچا خدا وہی ہے جس نے قادیان میں اپنا رسول بھیجا۔“ (دافع البلاء ص ۱۱)

...... ”میں نے خواب میں دیکھا کہ میں خود خدا ہوں۔ میں نے یقین کرلیا کہ میں وہی ہوں۔“

(آئینہ کمالات اسلام ص ۵۶۴)

”محمد رسول اللہ والذین معہ اشداء علی الکفار رحماء بینھم“ اس وحی الٰہی میں میرا نام محمد رکھا گیا اور رسول بھی۔“ (ایک غلطی کا ازالہ ص ۴)

”آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے اصحاب عیسائیوں کے ہاتھ کا پنیر کھا لیتے تھے۔ حالانکہ مشہور تھا کہ سور کی چربی اس میں پڑتی ہے۔“

(اخبار الفضل قادیان مورخہ ۲۲ فروری ۱۹۲۴ء)

”یورپ کے لوگوں کو جس قدر شراب نے نقصان پہنچایا ہے اس کا سبب یہ تھا کہ عیسیٰ علیہ السلام شراب پیا کرتے تھے۔“ (کشتی نوح ص ۷۵)

”آپ (عیسیٰ علیہ السلام) کا خاندان بھی نہایت پاک اور مطہر ہے۔ تین دادیاں اور نانیاں آپ کی زناکار اور کسبی عورتیں تھیں جن کے خون سے آپ کا وجود ظہور پذیر ہوا۔“ (انجام آتھم ص ۷)

”ابوبکر و عمر کیا تھے وہ حضرت غلام احمد (قادیانی) کے جوتیوں کے تسمے کھولنے کے بھی لائق نہیں تھے۔“

(ماہنامہ المہدی ص ۳/۲ بابت ماہ جنوری و فروری ۱۹۱۵ء)

..."حضرت فاطمہ نے کشفی حالت میں اپنی ران پر میرا سر رکھا اور مجھے دکھایا کہ میں اس میں سے ہوں۔" (ایک غلطی کا ازالہ ص ۱۱)

..."قرآن شریف خدا کی کتاب اور میرے منہ کی باتیں ہیں۔" (تذکرہ مجموعہ الہامات ص ۱۳۵)

..."انا انزلناہ قریباً من القادیان۔" (تذکرہ مجموعہ الہامات ۷۶)

..."لوگ معمولی نفلی طور پر حج کرنے کو بھی جاتے ہیں مگر اس جگہ (قادیان) آنا نفلی حج سے ثواب زیادہ ہے۔" (آئینہ کمالات اسلام ص ۳۵۲)

..."زمیں قادیان اب محترم ہے۔"

..."ہجوم خلق سے ارض حرم ہے۔"

(درثمین ص ۴۵)

..."کنجریوں کی اولاد نے میری تصدیق نہیں کی۔" (آئینہ کمالات اسلام ص ۵۴۷/۵۴۸)

..."دشمن ہمارے بیابانوں کے خنزیر ہوگئے اور ان کی عورتیں کتیوں سے بڑھ گئیں۔" (نجم الہدیٰ ص ۵۳)

..."کل مسلمان جو حضرت مسیح موعود کی بیعت میں شامل نہیں ہوئے خواہ انہوں نے حضرت مسیح موعود کا نام بھی نہیں سنا وہ کافر اور دائرہ اسلام سے خارج ہیں۔" (آئینہ صداقت ص ۳۵)

مسلمان بھائیو! مرزا قادیانی کی جھوٹی نبوت کا یہ کفریہ اژدھا نئی نسل کے ایمانوں کو نگلنے کی خاطر بڑھا چلا آرہا ہے۔ وہ کیسا مسلمان ہے جو روح کو تڑپا دینے اور دلوں کو دہلا دینے والے ان کفریہ عقائد وعزائم سے آنکھیں بند کر کے لبوں پر مہر سکوت طاری کر کے آرام سے بیٹھا ہے؟ رسول رحمت صلی اللہ علیہ وسلم کا کلمہ پڑھنے والے مسلمان بھائیو! آپ کی غیرت ایمانی کہاں سوگئی ہے؟ قادیانیت کی زبان بے لگام کو کون لگام دے گا؟

آج روح محمد صلی اللہ علیہ وسلم تم سے سوال کرتی ہے کہ تم نے اپنی ذات، والدین، بہن، بھائی، دوست احباب، خاندان، برادری، کنبہ وقبیلہ کی ناموس کے تحفظ کا بندوبست کرتے ہوئے اپنے دشمن سے ہر قسم کے تعلقات ختم کرنے میں تو کوئی تاخیر نہ کی لیکن میرے دشمن، میرے اصحاب کے دشمن، قرآن وسنت اور عالم اسلام کے دشمن کے ساتھ تمہارے تعلقات، دوستیاں، اٹھنا بیٹھنا، چلنا پھرنا، بول چال، سلام وکلام، لین دین، شادی غمی، کاروبار میں شرکت چہ معنی دارد؟ جس نے تمہاری توہین کی ہمیشہ کے لئے تمہارے دروازے اس پر بند ہوگئے لیکن رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی توہین کے مرتکب، دشمن ختم نبوت کے لئے تمہارے دروازے کیوں کھلے رہے؟ آخر کس منہ سے میدان حشر میں شافعی محشر صلی اللہ علیہ وسلم سے شفاعت کا سوال کرو گے؟ کیونکہ قادیانیت کا ٹکراؤ براہ راست رحمت کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات اقدس سے ہے اس کا واحد مقصد نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ختم نبوت کو مٹا کر مرزا قادیانی کی نبوت کو چلانا ہے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے کہ جو کسی سے محبت کرتا ہوگا قیامت کے روز اسی کے ساتھ ہوگا، زندگی کا کوئی بھروسہ نہیں، معلوم نہیں یہ کاروان زیست کب لٹ جائے، کون جانتا ہے کہ کب عزرائیل کی آمد ہو اور ہمارا یہ گلشن حیات اجڑ جائے؟ آرزوؤں، امیدوں اور تمناؤں کے سینکڑوں تاج محل منہدم ہو جائیں اس لئے اے مسلمان! اگر قبر کی تاریک کوٹھڑی میں رحمت کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی پہچان چاہئے، حشر کی ہولناک وخوفناک اور نفسا نفسی کی گھڑیوں میں شافعی محشر صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت کی ضرورت ہے، اگر ساقی کوثر ﷺ کے ہاتھوں جام کوثر پی کر حشر میں پیاس بجھانے کی تمنا ہے، اگر حشر کی وحشت ناک گرمی میں کالی کملی والے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی چادر رحمت کا سائبان اور رحمت کے جھنڈے لواء الحمد کے نیچے سایہ حاصل کرنے کی آرزو اور جستجو ہے تو پھر ایک ہی راہ ہے کہ قادیانیوں سے ہر قسم کے تعلقات کو ختم کرنے کا صدق دل سے آج ہی فیصلہ کر کے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ختم نبوت کی نگہبانی کا فریضہ سرانجام دے۔ ختم نبوت کے تحفظ کے کام کو سنبھال، نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے دشمنوں کی پہچان، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سچی وفا کا ثبوت دے۔

کی محمد ﷺ سے وفا تو نے تو ہم تیرے ہیں
یہ جہاں چیز ہے کیا لوح وقلم تیرے ہیں

اے مسلمان بھائی! یہ اچھی طرح جان لے کہ وقت کسی کا منتظر نہیں، موت کسی کو مہلت نہیں دیتی، زندگی کی چند مستعار گھڑیوں کو مہلت تصور کرتے ہوئے ان کی قدر کر، خوب غور وفکر کر اور اللہ سے ڈر، موت کے فرشتے کی آمد کے بعد نہ سوچ سے کچھ حاصل نہ ہوگا اور نہ فکر کا کچھ فائدہ ہوگا۔

اتنا یاد رکھ! تیرا کسی مرزائی کو گلے لگانا گنبد خضرا میں دل مصطفی کو دکھانے اور تکلیف دینے کے مترادف ہے۔

پوچھتے قبروں کے خالی ہیں انہیں مت بھول
جانے کب کون سی تصویر سجا دی جائے

مولانا محمد نذر عثمانی، حیدر آباد

قادیانیت عدالت کے کٹہرے میں

لاہور ہائی کورٹ کے جسٹس میاں محبوب احمد عقیدہ ختم نبوت کے تہذیبی اثرات میں یوں رقم طراز ہیں

''ختم نبوت تقدیر کائنات پر وہ مہر کامل ہے جس کی پاسبانی کا فریضہ اس امت پاک کے سپرد کیا گیا ہے۔ ہم اپنے قلم سے اپنے عمل سے اپنے آنسوؤں سے اپنی محبت کے چراغوں سے اس کی پاسبانی کا حق ادا کرتے ہیں۔ اسی فریضے کی ادائگی سے اس دنیا کا جمال اور وقار وابستہ ہے۔ جسے اسلامی دنیا کہتے ہیں۔ آج جبکہ فتنوں کا دروازہ کھل چکا ہے اور بلائیں ختم نبوت کے تصور میں بھیس بدل کر حملہ آور ہو رہی ہیں۔ اس عقیدہ کی حفاظت کے لئے سینہ سپر ہو جانا چاہیے اور مجھے یقین ہے کہ اس سعادت کے حصول میں پاکستان صف اول میں ہوگا اور میدان حشر میں انشاءاللہ جب آقائے دو جہاں صلی اللہ علیہ وسلم یہ سوال فرمائیں گے کہ جب میری ناموس نبوت زد پر تھی تو تم نے کیا کردار ادا کیا تھا؟ اس وقت اہل پاکستان اپنے الفاظ کا نذرانہ بھی پیش کریں گے اور اپنے لہو کا تحفہ بھی پیش کریں گے۔ خدا سے دعا ہے کہ اس فہرست عشاق میں کہیں آپ کا نام بھی درج ہو کہیں اس عاجز کا نام بھی درج ہو۔ یہی وہ نعمت ہے جو جھولی پھیلا کر اللہ تعالیٰ کی بارگاہ سے طلب کی جا سکتی ہے۔''

مرزا غلام احمد قادیانی کے مجدد، مہدی، مسیح موعود اور نبی ہونے کے دعاوی کے ساتھ علماء اسلام نے اس کا ہر محاذ پر مقابلہ کیا۔ منبر رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے لے کر سپریم کورٹ تک اس کے اس گمراہ کن عقیدے کا سد باب کیا۔ اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ختم نبوت کے طفیل ہر محاذ پر کامیابی و کامرانی عطا فرمائی اور مرزا غلام احمد قادیانی خسر الدنیا و الآخرۃ ہوا۔ قادیانیت کو عدالت کے کٹہرے میں کس طرح ذلیل و رسوا ہونا پڑا اس کی تفصیل جاننے کے لئے ہم آپ کو مسٹر جی ایم ڈبلیو ڈگلس ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ گورداسپور (۲۳/ اگست ۱۸۹۷ء) کی عدالت میں لئے چلتے ہیں کہ مرزا غلام احمد قادیانی کو متنبہ کیا جاتا ہے کہ اگرچہ مقدمہ ڈاکٹر کلارک ان کے خلاف کافی شہادت نہیں ہے کہ ان سے ضمانت حفظ امن کی لی جائے لیکن جو تحریرات عدالت میں پیش کی گئی ہیں ان سے واضح ہوتا ہے کہ وہ یعنی مرزا فتنہ انگیز ہیں اور دوسری جگہ ایک اور عدالت میں جس کے مجسٹریٹ لالہ آتمارام تھے ہیں فیصلہ سناتے ہوئے لکھتے ہیں کہ ملزم نمبرا مرزا غلام احمد قادیانی اس امر میں مشہور ہے کہ وہ سخت اشتعال دہ تحریرات اپنے مخالفوں کے خلاف لکھا کرتا ہے۔ اگر اس کے اس میلان طبع کو برمحل نہ روکا گیا تو غالباً امن عامہ میں نقص پیدا ہوگا لہٰذا حکم ہوا کہ ملزم نمبرا مرزا غلام احمد پانچ سو روپے جرمانہ ادا کرے بصورت عدم ادائگی جرمانہ چھ ماہ قید محض میں رہیں۔ ۱۸ اکتوبر ۱۹۰۴ء اسی طرح کا ایک اور طمانچہ مرزا غلام احمد قادیانی کے چہرے پر جناب جی ڈی کھوسلہ سیشن جج گورداسپور لگاتے ہوئے تحریر فرماتے ہیں کہ ''قادیان کے ایک باشندہ مسمی غلام احمد قادیانی نے دنیا کے سامنے یہ دعویٰ پیش کیا کہ میں مسیح موعود ہوں اور ایک نئے فرقے کی بنیاد ڈالی۔ اس کے ارکان اگرچہ مسلمان ہونے کے مدعی تھے لیکن ان کے بعض عقائد و اصول عام عقائد اسلامی سے بالکل متبائن تھے۔'' اور آخر میں لکھتے ہیں کہ یہ بات نظر انداز کئے جانے کے قابل نہیں کہ مرزا غلام احمد قادیانی نے خود مسلمانوں کو کافر، سور اور ان کی عورتوں کو کتیوں کا خطاب دے کر ان کے جذبات کو بھڑکایا۔ (۶ جون ۱۹۳۵ء)

یہاں یہ بات سوچنے کے لائق ہے کہ مسٹر جی ڈی کھوسلہ خود غیر مسلم ہونے کے باوجود اسلام کے عقائد و اصول کو جانتے ہوئے مرزا کے ان گمراہ کن عقیدے کو اسلام سے متبائن قرار دے رہے ہیں۔ یعنی ملت اسلامیہ اور امت محمدیہ علی صاحبہا الصلوٰۃ والتحیہ کے ساتھ مرزا غلام احمد قادیانی اور اس کی ذریت کا کوئی تعلق نہیں اور مسلمانوں کے بارے میں مرزا غلام احمد قادیانی کی یہ بکواس اس کی ذریۃ البغایا ہونے کی دلیل ہے۔ عربی ادب کا مقولہ ہے کہ برتن سے وہی کچھ نکلے گا جو اس میں ہے۔ مرزا کے جہنم واصل ہونے کے بعد بھی اس کی ذریت کو ذلت و رسوائی کا سامنا کرنا پڑا۔ ۷ ستمبر ۱۹۷۴ء میں پارلیمنٹ نے متفقہ طور پر مرزائیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دیا اور رہی سہی کسر تو جنرل محمد ضیاء الحق نے امتناع قادیانیت

آرڈیننس جاری کر کے پوری کردی۔

ماریشس سپریم کورٹ میں مسجد روزھل کے مقدمہ کو تاریخ ماریشس کا سب سے بڑا مقدمہ کہا جاتا ہے کیونکہ پورے دوسال تک سپریم کورٹ نے بیانات لئے شہادتیں سنیں اور پہلی مرتبہ یہ فیصلہ دیا کہ مسلمان الگ امت ہیں اور قادیانی الگ۔ عدالت عالیہ کی کارروائی کے دوران ہزاروں مسلمان موجود تھے اور ملک میں پہلی مرتبہ یہ علم ہوا کہ قادیانی مسلمان نہیں ہیں بلکہ مسلمانوں کے بھیس میں اپنا مقصد حاصل کرتے ہیں۔ چنانچہ ۱۹ر نومبر ۱۹۲۰ء کو چیف جسٹس سرالے ہرچیز ورڈ نے یوں فیصلہ پڑھ کر سنایا۔

"عدالت عالیہ اس نتیجہ پر پہنچی ہے کہ مدعا علیہ قادیانی کو یہ حق نہیں پہنچتا کہ وہ روزھل مسجد میں اپنی پسند کے امام کے پیچھے نماز ادا کریں۔ اس مسجد میں اپنے اعتقادات کی روشنی میں صرف محمدی مسلمان ہی نماز ادا کرسکیں گے (بحوالہ قادیانیت اور ملت اسلامیہ کا موقف ۹۸۔۹۹)۔ اسی طرح جنوبی افریقہ کی سپریم کورٹ کا فیصلہ بھی مرزائیوں کے لئے سوہان روح بنا ہے۔ جنوبی افریقہ کی سپریم کورٹ نے مرزائیوں (لاہوری گروپ) کا وہ دعویٰ خارج کردیا ہے جو انہوں نے خود کو مسلمان کہلانے مسلمانوں کے قبرستان میں اپنے مردے دفن کرنے اور مسلمانوں کی مساجد میں داخل ہونے کے حق دار ہونے کے سلسلے میں دائر کر رکھا تھا۔ پاکستان میں ان کے ہر دو گروپوں کو غیر مسلم قرار دینے کے متعلق جو فیصلہ ہو چکا ہے۔ وہ اتنا بنیادی اور اہم ہے کہ اب کسی بھی غیر مسلم ملک کی اعلیٰ عدالت کی طرف سے تائید وتوثیق کی ہرگز ضرورت نہیں لیکن یہاں سے اگر مولانا ظفر احمد انصاری کی سربراہی میں سرکردہ علماء اور قانون دانوں کا وفد نہ بھیجا جاتا تو جنوبی افریقہ کی سپریم کورٹ کا فیصلہ مختلف بھی ہوسکتا تھا۔ (نوائے وقت ۱۳ ستمبر ۱۹۸۲ء)

ہمارے ملک کے انگریزی دان طبقہ مرزائیوں کے بارے میں علماء کرام کے بیانات سن کر یہی کہتا ہے کہ علماء تو بنیاد پرست ہیں اپنے علاوہ کسی کو مسلمان سمجھتے نہیں۔ میرے محترم! اوپر جن عدالتوں کے فیصلہ جات نقل کئے گئے ہیں وہ مولوی نہیں مسٹر ہیں اور یہ بھی مرزائیت کو غیر مسلم قرار دینے کی وجہ سے بنیاد پرست تو نہیں بن گئے۔ عوام الناس اگر اس معاملہ کو ذرا ٹھنڈے دل سے سوچیں تو ہر چیز واضح نظر آئے گی۔ متحدہ عرب امارات کی ریاست ابوظہبی کی عدالت عالیہ کے اس ایمان افروز فیصلہ کا اقتباس بھی ملاحظہ فرمائیں۔

مذکورہ بالا امور کے پیش نظر میں حکومت کے ذمہ داروں کو ہدایت کرتا ہوں کہ قادیانیوں کو فوری طور پر متحدہ عرب امارات سے ملک بدر کردیا جائے اور آئندہ داخلہ ممنوع قرار دیا جائے۔ ہماری حکومت کو قادیانیوں کے پاسپورٹ میں لفظ قادیانی نوٹ کرلینا چاہئے۔ ان کا لٹریچر ضبط کرلیا جائے اور پڑھنا پڑھانا ممنوع قرار دیا جائے۔" نیز حکومت کو لازم ہے کہ قادیانیوں کے عقائد باطلہ کو بے نقاب کرنے کے لئے عام ذرائع ابلاغ سے کام لے تاکہ مسلمانوں پر یہ واضح ہو کہ قادیانیت ایک الگ مذہب اور اسلام سے خارج ہے اور یہ کہ قادیانی غیر مسلم اور مرتد ہیں۔ (ماہنامہ الحق دسمبر ۱۹۷۴ء)

اسی طرح سپریم کورٹ جنوبی افریقہ کیپ ٹاؤن کے جسٹس وانڈر ہیونو مسلمانوں کے عقائد پر تفصیل بحث کرنے کے لئے عقیدۂ ختم نبوت کے بارے میں یوں اظہار خیال کرتے ہیں۔ مسلمانوں کا بنیادی عقیدہ ختم نبوت ہے جو محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کسی اور نبی کو مانتا ہو وہ مسلمانوں کے نزدیک مسلمان نہیں ہوسکتا۔۔ ہفت روزہ تکبیر کراچی ۲۸ ستمبر ۱۹۸۹ء) اب ذرا پاکستانی عدالتوں کے فیصلہ جات بھی ملاحظہ فرمائیں۔ وفاقی شرعی عدالت پاکستان کے معزز جج صاحبان نے ۲۲۴ صفحات پر مشتمل ایک فیصلے میں قادیانیوں کی دائر کردہ درخواست مسترد کردی ہے اور قرار دیا ہے کہ قادیانی آرڈیننس کسی بھی طرح قرآن وسنت کے احکام کے منافی نہیں ہے۔

وفاقی شرعی عدالت نے درخواست کی تفصیل سے سماعت کی۔ عدالت میں دوسری باتوں کے علاوہ جو نکات اٹھائے گئے تھے ان میں یہ سوال بھی شامل تھا کہ کیا حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد نبوت کا یہ سلسلہ قطعی طور پر ختم ہوگیا ہے؟ کیا وہ آخری پیغمبر ﷺ تھے اور ان کے بعد کسی قسم کا کوئی نبی نہیں آسکتا؟ عدالت نے قرآن وسنت اور نامور مفسرین کی تشریحات اور آراء کو پیش کرتے ہوئے یہ فیصلہ دیا کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر نبوت کا سلسلہ قطعی طور پر ختم ہو چکا ہے اور یہ کہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم آخری نبی تھے ان کے بعد کسی قسم کا کوئی نبی نہیں آسکتا۔ عدالت سماعت کے بعد جن نتائج پر پہنچی ہے ان کو قلم بند کرتے ہوئے اس نے کہا ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام اس دنیا میں امت مسلمہ کے ایک فرد اور اسلامی شریعت کے پیروکار کے طور پر ظاہر ہوں گے اور یہ کہ مرزا غلام احمد قادیانی نہ مسیح موعود تھا اور نہ ہی مہدی۔ جو لوگ قرآن پاک کی واضح اور عمومی آیات کو ان تحریف اور تخصیص کے ذریعے غلط معنی پہناتے ہیں مومن نہیں اور چونکہ مرزا غلام احمد قادیانی

نے بھی خود کو نبی کہا تھا لہٰذا وہ کافر تھا۔ مرزا غلام احمد قادیانی کی زندگی کے حالات سے ظاہر ہوتا ہے کہ وہ دھوکہ باز اور بے ایمان آدمی تھا۔

پاکستان کی عدالت عالیہ سپریم کورٹ قادیانیوں کی اپیل پر اس طرح اپنا فیصلہ صادر فرماتی ہے۔ اس ترمیم نے مرزا غلام احمد قادیانی کے پیروکاروں کو جو عموماً احمدیوں (مرزائیوں) کے نام سے معروف ہیں' غیر مسلم اقلیت قرار دے دیا تھا اور پورے ہاؤس پر مشتمل خاص کمیٹی کی طویل روئیداد کے دوران مرزائیوں کے دونوں گروہوں کے مسلمہ لیڈروں کو بھی اپنا نقطہ نظر پیش کرنے کا پورا موقع فراہم کیا گیا تھا۔ اس قرارداد میں یہ تصریح بھی موجود تھی کہ مرزائی اندرونی و بیرونی سطح پر تخریبی سرگرمیوں میں معروف ہیں اور یہ کہ اس وقت مکہ مکرمہ میں منعقد ہونے والی ایک کانفرنس جس میں دنیا بھر سے ۱۴۰ وفود نے شرکت کی تھی بالاتفاق قرار دیا گیا تھا کہ قادیانیت اسلام اور عالم اسلام کے خلاف سرگرم عمل ایک تخریبی تحریک ہے۔ جو دھوکے اور مکاری سے ایک اسلامی فرقہ ہونے کا دعویٰ کرتی ہے۔ تعزیرات پاکستان کی دفعہ ۲۹۵۔ الف میں درج توضیح کے مطابق جو مسلمان دستور کے آرٹیکل ۲۶۰ کی شق (۳) میں درج کردہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی ختم نبوت کے عقیدے کے خلاف اظہار کرے گا' عمل کرے گا یا تبلیغ کرے گا وہ اس دفعہ کے تحت سزا کا مستحق ٹھہرے گا۔

لاہور ہائی کورٹ کے جسٹس میاں محبوب احمد عقیدہ ختم نبوت کے تہذیبی اثرات میں یوں رقم طراز ہیں۔

ختم نبوت تقدیر کائنات پر وہ مہر کامل ہے جس کی پاسبانی کا فریضہ اس امت پاک کے سپرد کیا گیا ہے۔ ہم اپنے قلم سے اپنے عمل سے اپنے آنسوؤں سے اپنی محبت کے چراغوں سے اس کی پاسبانی کا حق ادا کرتے ہیں۔ اسی فریضے کی ادائیگی سے اس دنیا کا جمال اور وقار وابستہ ہے۔ جسے اسلامی دنیا کہتے ہیں۔ آج جبکہ فتنوں کا دروازہ کھل چکا ہے اور بلائیں ختم نبوت کے تصور میں بھیس بدل کر حملہ آور ہو رہی ہیں۔ اس عقیدہ کی حفاظت کے لئے سینہ سپر ہو جانا چاہیے اور مجھے یقین ہے کہ اس سعادت کے حصول میں پاکستان صف اول میں ہوگا اور میدان حشر میں انشاء اللہ جب آقائے دو جہاں صلی اللہ علیہ وسلم یہ سوال فرمائیں گے کہ جب میری ناموس نبوت زد پر تھی تو تم نے کیا کردار ادا کیا تھا؟ اس وقت اہل پاکستان اپنے الفاظ کا نذرانہ بھی پیش کریں گے اور اپنے لہو کا تحفہ بھی پیش کریں گے۔ خدا سے دعا ہے کہ اس فہرست عشاق میں کہیں آپ کا نام بھی درج ہو' کہیں اس عاجز کا نام بھی درج ہو۔ یہی وہ نعمت ہے جو جھولی پھیلا کر اللہ تعالیٰ کی بارگاہ سے طلب کی جا سکتی ہے۔

ان تمام عدالتی فیصلہ جات کو پڑھ کر قادیانی صاحبان بھی سوچیں کہ انہیں اب بھی مرزا قادیانی کے جھوٹا ہونے میں شک ہے اور یہ بات اظہر من الشمس ہے کہ مرزا قادیانی جیسا جھوٹا کذاب شخص دنیا میں پیدا ہی نہیں ہوا۔ جس نے بیک وقت کئی قسم کے دعاوی کر کے اپنے آپ کو اسلامی دنیا کے سامنے ذلیل و رسوا ثابت کیا۔ مرزا قادیانی کی ہیضہ کی موت کے بعد اس کی ذریت کو کیسی کیسی ذلت و رسوائیاں ملیں۔ اس کا اندازہ تو صرف مرزائیوں کو ہے کہ ستمبر ۱۹۷۴ء کو غیر مسلم اقلیت ۱۹۸۴ء میں امتناع قادیانیت آرڈیننس کا جاری ہونا اور ۱۹۸۴ء ہی میں مرزا طاہر کا چناب نگر (ربوہ) سے لندن فرار ہونا' ربوہ کی مرکزیت ختم ہونا' ذلت و رسوائیوں کی نشانیاں نہیں تو اور کیا ہے۔ بقول شاعر ۔

پہنچی وہیں پہ خاک جہاں کا خمیر تھا

اب بھی اگر قادیانی رائل فیملی کے گورکھ دھندوں کو نہ سمجھ سکیں تو بر قول قرآن مجید۔ ختم اللّٰہ **علیٰ قلوبھم و علیٰ سمعھم و علیٰ ابصارھم غشاوہ**۔ آنکھوں' کانوں اور دلوں پر گمراہی کی مہریں لگ چکی ہیں ان پر حق کی بات اثر نہیں کرتی۔

جھوٹ ہیں باطل ہیں دعوے قادیانی کے سبھی
بات سچی ایک بھی ہم نے نہ پائی آپ کی
آپ کے دعوؤں کو باطل کر دیا حق نے تمام
اب بھی تائب ہو اسی میں ہے بھلائی آپ کی

ooo

ABDULLAH SATTAR DINA
& SONS JEWELLERS

عبداللہ ستار ڈینا اینڈ سنز جیولرز

GOLD, SILVER, BUYERS, SELLERS & ORDER SUPPLIERS

SHOP NO. 85, KUNDAN STREET, SARAFA BAZAR,
MITHADER, KARACHI. PHONE : 745543

مدرسہ عربیہ سعدیہ

خانقاہ سراجیہ مجددیہ ڈاکخانہ کندیاں ضلع میانوالی

کا مختصر تعارف

مدرسہ عربیہ سعدیہ کی بنیاد اس وقت رکھی گئی جب ۱۹۲۰ء میں خانقاہ سراجیہ کا وجود مسعود منظر شہود پہ آیا تا کہ سالکین طریقت و طالبان حق روحانی تربیت کے ساتھ ساتھ دینی تعلیم بھی حاصل کر سکیں اور ظاہری و باطنی خوبیوں سے آراستہ ہو سکیں۔ آغاز ہی سے خانقاہ کی طرح مدرسہ کو بھی نابغہ روزگار ذوات قدسیہ کی سرپرستی حاصل رہی ہے۔ چنانچہ مدرسہ کے بانی اور سرپرست اول مجدد دوراں، قیوم زماں حضرت مولانا ابوالسعد احمد خان صاحب رحمۃ اللہ علیہ تھے جو سراج الملۃ حضرت مولانا سراج الدین صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے خلیفہ اجل اور خانقاہ سراجیہ کے مؤسس ہیں۔ ۱۹۴۱ء میں جب ان کا انتقال ہوا تو ان کے خلیفہ ارشد حضرت مولانا محمد عبداللہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے ادارہ کی سرپرستی فرمائی۔ جب ۱۹۵۶ء میں ان کا انتقال ہوا تو ان کے خلیفہ اکرام سجادہ نشین خانقاہ سراجیہ حضرت مولانا خواجہ خان محمد صاحب دامت برکاتہم امیر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت اس وقت سے اب تک سرپرستی فرما رہے ہیں۔ بحمد للہ اس طویل عرصہ میں ادارہ اخلاص کے ساتھ اس پسماندہ علاقے میں دینی کام تعلیم و تربیت میں فعال حیثیت رکھتا ہے۔ جید علماء کرام و قراء عظام نے تدریسی خدمات سرانجام دی ہیں۔ اس وقت پانچ اساتذہ کرام محنت و لگن کے ساتھ کام کر رہے ہیں جن میں دو اساتذہ درجہ قرآن میں اور تین شعبہ کتب میں مصروف ہیں۔

ایک سو چالیس کے قریب طلبہ کرام زیر تعلیم ہیں، جن کے مکمل اخراجات کھانا، بستر، چارپائی، علاج معالجہ اور ماہانہ وظیفہ کا مدرسہ کفیل ہے توکلاً علی اللہ اور خانقاہ شریف کے متوسلین اور آپ جیسے اہل دل اور دینی جذبہ رکھنے والے احباب کے دامے، درمے، قدمے، سخنے تعاون سے تمام ضروریات پوری ہو رہی ہیں اور آئندہ بھی انشاء اللہ یہ حضرات اپنے اس ادارہ سے خصوصی تعاون فرماتے رہیں گے، چونکہ مدرسہ کی موجودہ عمارت بہت پرانی اور ناکافی ہے، نئی تعمیر کا کام شروع کرنا بھی عزائم میں ہے۔ آپ جیسے مخلص احباب سے امید قوی ہے کہ ادارہ کے ساتھ ہر لحاظ سے تعاون فرما کر حوصلہ افزائی فرمائیں گے۔ اللہ تعالیٰ اجر عظیم عطا فرمائے۔ آمین۔

ترسیل زر کے لئے پتہ اور بینک اکاؤنٹ:

مسلم کمرشل بینک چشمہ بیراج کالونی برانچ

اکاؤنٹ نمبر ۳-۲۱ بینک کوڈ نمبر ۱۰۲۹

خانقاہ سراجیہ ڈاک خانہ کندیاں ضلع میانوالی

والسلام

خلیل احمد عفی عنہ

نائب مہتمم مدرسہ عربیہ سعدیہ

خانقاہ سراجیہ کندیاں ضلع میانوالی

مولانا محمد اشرف کھوکھر

قرآن کریم رسولِ آخرین ﷺ کا عظیم معجزہ

قرآن کریم وہ نور ہدایت ہے جس نے روحانی دنیا میں ایک انقلاب پیدا کیا۔ اس کی روشنی میں ہر شخص اپنے لئے راہ عمل متعین کر کے دارین کی فوز و فلاح سے بہرہ مند ہوسکتا ہے بشرطیکہ وہ کورچشم نہ ہو۔ خود رب کریم نے فرمایا۔ ترجمہ: ’’ہم نے تمہاری طرف ایک ایسی کتاب نازل کی جس میں تمہارا تذکرہ ہے کیا تم نہیں سمجھتے۔‘‘

اللہ رب العزت نے اس عالم رنگ و بو کو رنگا رنگ عجائبات سے معمور فرمایا ہے اور اس کا دلہا انسان کو بنایا ہے اور انسان کی تخلیق حقیقی اور بامقصد تخلیق ہے چونکہ انسان کی عقل و فہم فکر وجدان اور حواس خمسہ اتنے قوی نہیں کہ وہ خود ساختہ راہوں پر چل کر دارین کی فوز و فلاح کو سمیٹ سکے۔ لہٰذا اللہ رب العزت نے انسان کو مادہ اور معدہ پرستیوں سے بچانے کے لئے اپنے مقدس پیغمبروں کو مبعوث کیا تاکہ انسان دارین کی کامرانیوں سے ہمکنار ہو سکے۔

اللہ رب العزت کی طرف سے بھیجے گئے ہر پیغمبر علیہ السلام نے اپنی امت کے سامنے معجزے پیش کئے مثلاً حضرت نوح علیہ السلام کی دعا نے عالم کو نذر آب کر دیا۔ حضرت شعیب علیہ السلام اور لوط علیہ السلام کی دعاؤں نے آتش فشاں پہاڑوں سے آگ برسائی۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے معجزہ سے فرعون غرق ہوا۔ عصائے موسیٰ علیہ السلام کی کارفرمائی کہ دریائے نیل دولخت ہو گیا اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے معجزہ نے مادر زاد اندھوں کو بینا کر دیا۔

یہ واقعات ابر باراں میں چمکنے والی کوندی کی طرح رونما ہوئے اور ختم ہو گئے لیکن ایک عظیم پیغمبر ایسا آیا جس کے حیرت انگیز معجزہ نے ساری دنیا کو ہلاکت سے بچا کر حیات جاوداں بخشی پتھر دلوں کو موم اور عقل کے اندھوں کو بینا کر دیا اور تمام بنی نوع انسان کو خواب غفلت سے جگا کر ہلاکت ابدی سے بچایا۔ یہ واقعہ کوندی کی طرح رونما ہو کر ختم نہیں ہوا بلکہ روز روشن سے زیادہ روشن ہو کر ہزارہا سال تک متواتر واقعیت بن کر اہل عالم کے سامنے جلوہ گر رہا ہے اور تاابد رہے گا۔

رسول آخرین محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آخری دین دین اسلام کی تکمیل کے لئے آخری صحیفہ لے کر اور قصر نبوت کی آخری اینٹ بن کر اس دنیا میں تشریف لائے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد نہ کوئی نیا پیغمبر آنے والا نہ دین آنے والا اور نہ کتاب اترنے والی ہے۔ چونکہ آپ ﷺ تمام بنی نوع انسان کے لئے اور جن و انس کے لئے تاقیامت آخری نبی اور رسول بن کر تشریف لائے لہٰذا ضرورت تھی کہ آپ ﷺ کا خاص معجزہ وقتی اور عارضی نہ ہو بلکہ جب تک لیل و نہار کروٹیں بدلتے رہیں اور جب تک دنیا کا آفتاب ضوفشاں رہے۔ اس وقت تک آپ ﷺ کی نبوت کا نور چمکتا رہے۔ اس کی روشنی بھی قائم و دائم رہے وقتی اور عارضی معجزوں کے علاوہ آپ ﷺ کو ایسا ابدی معجزہ بخشا گیا جو رہتی دنیا تک قائم و دائم رہنے والا ہے اور یہ عظیم معجزہ قرآن مجید ہے جس کی حفاظت کا ذمہ دار خود خالق کائنات نے لیا ہے۔

قرآن مجید نے خود تحدی کی کہ میں آخری پیغمبر مقصود کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی صداقت کا روشن ثبوت ہوں۔ اگر کائنات کے تمام جن و انس مل کر مجھ جیسی کتاب ایک سورۃ بلکہ ایک آیت پیش کرنے کی بھرپور کوشش کریں تو بھی قاصر رہیں گے۔

آج چودہ سو بائیس کا عرصہ دراز بیت چکا ہے لیکن فضائے بسیط کے ہر گوشہ میں اس کے جواب میں سکوت چھایا ہوا ہے اور چھایا رہے گا۔

اگر تاریخ اسلام کی ورق گردانی کی جائے تو معلوم ہوتا ہے کہ قرآن مجید سب سے تاریک سرزمین میں سب سے جاہل قوم پر اترا جو علم و تمدن اور دنیوی مادی طاقت سے تہی دامن تھی۔ قرآن مجید کے پیغام سرمدی نے تیرہ سال تک کبھی غاروں اور کبھی پہاڑوں کی چٹانوں سے بھولی بھٹکی انسانیت کو آوازیں دیں لیکن اس عرصہ میں سنگریزے پتھر تیر و تفنگ اور تیغ و خنجر کی بارش ہوتی رہی لیکن چودھویں سال کا آفتاب طلوع ہوا تو اس کی ضیاء پاشیوں نے چند برس کے عرصہ میں نہ صرف عرب و عجم کے گوشہ گوشہ کو بقعہ نور بنا دیا۔ بلکہ عرب کی ایک وحشی اور جاہل قوم عالم ترین اور متمدن ترین قوم بن گئی۔ ۲۳ سال کے مختصر عرصہ میں قیصر و کاسرہ کے سر اس قوم ہاشمی کے سامنے جھک گئے۔ عرب کی جاہل اور وحشی قوم قوموں کی استاذ

بن گئی۔ جس قوم کو دنیا میں کہیں سیاسی غلبہ کا خیال تک نہ آیا تھا۔ اس نے شہنشاہی کا تاج سر پر سجایا۔ عرب وعجم' ترک و دیلم' حبش و زنگ' ہندو اور سکھ جس نے قرآن کو سینے سے لگایا اس نے فوز وفلاح کا پرچم تھام لیا۔

عربوں کی کیا شان وشوکت تھی؟ دیلم وسلجوق کون تھے؟ غوری اور تغلق کو کون جانتا تھا؟ یورپ' ایشیاء اور افریقہ چھ سو برس تک حکومت کرنے والی اولاد "ترک" سے کون واقف تھا؟ اسلام سے پہلے ان کو کون جانتا تھا۔ یہ صرف اور صرف قرآن مجید کا معجزہ تھا۔ جن قوموں نے قرآن مجید کو سینے سے لگایا اپنی عقیدت کا سر قرآن مجید کے آگے جھکایا ادب کیا' عمل کیا تو پھر بڑی بڑی طاغوتی قوتیں ان کے سامنے فرط ادب سے سر جھکانے پر مجبور ہو گئیں۔

جھکا دیں گردنیں فرط ادب سے کج کلاہوں نے
زباں پر جب عرب کے سارباں زادوں کا نام آیا

قرآن مجید کی تعلیم نے عدل وانصاف' اخوت ومساوات محبت وہمدردی کے سرمدی میٹھے چشمے جاری کئے۔ حسب ونسب' قومیت وطن' پستی وبلندی' شاہی اور گدائی کے فرق کو مشرق ومغرب شمال اور جنوب میں مٹا دیا۔ امیر وغریب' شاہ وگدا' عرب وعجم اور محمود وایاز ایک ہی صف میں کھڑے ہو گئے

ایک ہی صف میں کھڑے ہو گئے محمود وایاز
نہ کوئی بندہ رہا نہ کوئی بندہ نواز

باطل پرستی کے ہر طلسم کو توڑ دیا' ستارہ پرستی' انسانی جانوں کی قربانی اور دختر کشی جیسی لعنتوں سے ان کو نجات ملی۔ صنف نازک کو ماں' بہن' بیٹی کی حیثیت سے سرفراز کیا۔ غریبوں کو بشارت دی اور سب کے لئے صرف ایک ایمان اور عمل صالح کو ہر قسم کی ترقیوں اور سعادتوں کا معیار بنایا۔ سب سے بڑی بات یہ کہ مسلمانوں کو صرف اور صرف اللہ رب

ہم مسلمان ہیں

فضل احمد تبسم۔ کالاباغ

ہم مسلمان ہیں' ہم مسلمان ہیں
ساری دنیا کی نظروں میں ذیشان ہیں
ہم مسلمان ہیں مر کے مرتے نہیں   موت سے بھی کبھی ہم تو ڈرتے نہیں
کفر کی راہ سے ہم گزرتے نہیں   غلط جو کام ہو ہم وہ کرتے نہیں
دین حق کی حفاظت کا سامان ہیں
ہم مسلمان ہیں' ہم مسلمان ہیں
جو مقابل ہمارے آئے گا!   ہم کچل دیں گے اس کو وہ گھبرائے گا
پھر پلٹ کر بھی آخر کہاں جائے گا   ہے خدا کی قسم پھر وہ پچھتائے گا
جو ہلا دیں چٹانیں' وہ انسان ہیں
ہم مسلمان ہیں' ہم مسلمان ہیں!

العزت کے آستانہ کے علاوہ تمام آستانوں سے بے نیاز کر دیا۔ انہوں نے وقت کے ہر فرعون کو دریا برد کر دیا' نمرود اور ہامانوں کو سلطنتوں سے محروم کر دیا اور شدادیوں کے بہشتوں پر قابض ہو گئے۔ یہ سب کچھ ان کے لئے اس لئے ممکن ہوا کہ انہوں نے قرآن کو سینے سے لگایا' اپنا ہر قول وفعل اپنی ہر کوشش وکاوش اپنی ہر حرکات وسکنات صرف اللہ رب العزت کی خوشنودی کے لئے وقف کر دی پھر اللہ رب العزت نے بھی انہیں فوز وفلاح کے خزانے عطا فرما دیئے۔

آج عالم اسلام کا ایک بڑا حصہ ظلم وتشدد اور خوف ودہشت گردی کا شکار ہے۔ فلسطین وکشمیر اور افغانستان میں نہتے مسلمانوں پر غیر مسلم ممالک کی جارحیت روز افزوں بڑھتی جارہی ہے۔ یہود وہنود اور قادیانیوں کے گٹھ جوڑ سے امت مسلمہ کو انتہائی نامساعد حالات سے دوچار کر دیا گیا ہے۔ ان حوصلہ شکن حالات میں صبر اور نماز سے مدد لینے کے ساتھ ساتھ اس ماہ مقدس رمضان المبارک میں امت مسلمہ کی باطل اور طاغوتی قوتوں سے نجات مسلمانوں کو صبر واستقامت کے ساتھ رجوع الی اللہ کی پر خلوص مانگنے کی ضرورت ہے۔

اللہ رب العزت کے آخری پیغمبر حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل ہونے والی کتاب قرآن مجید ہمارے پاس موجود ہے۔ ہمت کریں' آگے بڑھیں قرآن مجید کے روشن اوراق ادب سے کھولیں' پڑھیں۔ اس کے معنوں اور مطالب کو سمجھیں اس کی باتوں اور احکامات کو۔ ... اور صدق دل سے عمل کریں تو پھر اسلام کی نشاط ثانیہ دور نہیں!

کہکشاں پر ڈال دے بڑھ کر ارادوں کی کمند
پھر زمانے کو دکھا دے زور بازو ایک بار

نثار احمد گوہر، کراچی

دو عظیم مجاہد

اسلام خالق فطرت خالق کائنات کا پسندیدہ دین ہے جو کہ مکمل ضابطہ حیات ہے جتنی خوبیاں اسلام اپنے اندر پنہاں رکھتا ہے دنیا کا کوئی بھی دوسرا مذہب اس کا حامل نہیں ہے۔ یہی وجہ ہے کہ جب غیر مسلم اسکالرز اور مفکرین حقیقت پسندانہ فکر و نظر سے اسلام کے تمام پہلوؤں کو دیکھتے ہیں تو حقیقت کا اعتراف کئے بغیر نہیں رہ سکتے اور اکثر نیک بخت قبول اسلام کی سعادت سے بہرہ مند ہو جاتے ہیں۔ ذیل میں نیک بخت عظیم مجاہدین کا دل آویز تذکرہ افادہ عام کے لئے شامل اشاعت کیا جا رہا ہے۔ (مدیر)

جب بھی ماضی کے آئینے میں گردن گھما کر دیکھتا ہوں تو مجھے ۱۹۵۲ء کا وہ دور نظر آتا ہے کہ جن دنوں میں سندھ مدرستہ الاسلام کی دسویں جماعت کا طالب علم تھا۔

ایک دن ایک انگریز ہمارے اسکول آیا اور اس کی تقریر سننے کے لئے سارے اسکول میں چھٹی کر دی گئی اور یوں تمام اساتذہ اور طالب علم "اردو ادب ہال" میں جمع ہوئے۔ وہ انگریز بولا "بچوں میرا نام "زرومین" تھا اور میں عیسائی تھا اور کیونکہ میں لندن میں پیدا ہوا تھا اس لئے ہر طرف عیسائی ماحول تھا لیکن آج الحمدللہ میں سچے دل سے مسلمان ہوں اور میرا نام رسول پاک ﷺ کی نسبت سے "محمد احمد" ہے۔ تم سب کتنے نصیب والے ہو کہ مسلمانوں کے گھرانے میں پیدا ہوئے ہو ذرا میرے بارے میں سوچو کہ اسلام قبول کرنے میں مجھے کتنی دشواریوں کا سامنا کرنا پڑا۔ میرا سارا خاندان عیسائی تھا یہاں تک کہ میری بیوی اور بچے بھی عیسائی تھے مگر مجھ پر اللہ پاک کا فضل ہو گیا اور ایک دن میرا ایک مسلمان دوست میرے لئے ہدایت کا چراغ بنا۔ وہ بولا۔ "زرومین کے معنی سچا آدمی ہے اس لئے تمہیں سچائی کو اپنانا چاہیے۔ دیکھو ہم مسلمان ہیں اور تمام رسولوں اور ان پر نازل آسمانی کتابوں پر ایمان رکھتے ہیں۔ بس یوں سمجھو کہ جب تک ہم حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور انجیل مقدس پر ایمان نہ لائیں ہم مسلمان ہو ہی نہیں سکتے" اتنا سننا تھا کہ میں سکتے میں آ گیا جیسے کسی سانپ نے سونگھ لیا ہو۔ میں نے اسی وقت دل میں فیصلہ کیا کہ اسلام کے بارے میں بہت سی کتابیں لا کر پڑھوں گا اور قرآن شریف کا انگریزی ترجمہ بھی لاؤں گا اور اس سوچ سے میری دنیا ہی بدل گئی کیوں کہ جوں جوں میں اسلام کا مطالعہ کرتا گیا۔ میرے دل میں سچ کی روشنی بڑھتی گئی اور یوں میں دل سے مسلمان ہو گیا۔ دوسرے ہی ہفتے میں مصر گیا اور ایک مولوی صاحب کو تلاش کر کے کہا کہ مجھے اسلام میں داخل کریں۔ وہ بہت خوش ہوئے اور بولے۔ "اگر تم پاک ہو تو وضو کرو۔ ورنہ پہلے غسل کر کے پاک ہو جاؤ۔" بہرحال میں نے وضو کرنا سیکھا۔ میں بہت خوش تھا اور بڑے غور سے وضو کرنے کا طریقہ سیکھ رہا تھا۔ میں نے محسوس کیا دونوں ہاتھوں کو گٹوں تک دھونا، کلی اور مسواک کرنا، ناک میں پانی ڈالنا، منہ دھونا، دونوں ہاتھوں کو کہنیوں تک دھونا اور دونوں پیروں کو دھونا واقعی ایسا صفائی کا عمل ہے کہ تمام گرد و غبار اور جراثیم سے انسان پاک ہو جاتا ہے لیکن سر، کانوں اور گردن کا مسح کرنا میری سمجھ سے بالاتر تھا جب وجہ پوچھی تو جواب ملا "اللہ کا حکم" میں بولا "مولوی صاحب آپ فرماتے ہیں اسلام دین فطرت ہے۔ آخر مسح کرنے کی کوئی تو وجہ ہو گی۔" لیکن مولوی صاحب میری تسلی نہ کروا سکے جس کی وجہ سے میں نے کلمہ شہادت نہ پڑھا اور واپس لندن لوٹ گیا اور یوں تین سال بیت گئے۔

ایک دن میں ڈاکٹری کی تعلیم حاصل کر رہا تھا۔ ہمارا استاد ہمیں ریڑھ کی ہڈی اور حرام مغز کی بابت بتا رہا تھا۔ اس نے بتایا کہ اگر کسی انسان کی ریڑھ کی ہڈی کو سارے دن میں محض ایک بار ایک قطرہ پانی لگے تو اس انسان کا حرام مغز جو دماغ کے پیچھے سے گردن سے ہوتا ہوا نچلی تک ریڑھ کی ہڈی میں ہوتا ہے اس کے ذریعہ اس انسان کے اعصاب مکمل طور پر کنٹرول رہے گا۔ بس اتنا سننا تھا کہ میں اپنی جگہ پر کھڑا ہو گیا اور میں نے کلمہ شہادت پڑھ کر اپنے مسلمان ہونے کا اعلان کیا جس پر میرے ساتھی اور استاد بہت حیران ہوئے۔

مگر مجھے منزل مل گئی تھی بہرحال میں دوسرے ہی دن عمرہ ادا کرنے کے لئے خانہ کعبہ روانہ ہوا اور عمرہ ادا کرنے کے بعد میں نے کئی مسلم ممالک کا سفر کیا اور مختلف پیش امام صاحبان کے بارے میں

سروے کیا۔ جس سے ثابت ہوا کہ پانچ وقت پابندی سے وضو بنانے کی وجہ سے ساری دنیا کی مسجدوں کے پیش امام عام مسلمانوں کے مقابلے میں بہت کم بیمار ہوتے ہیں نیز نمازی مسلمان عام لوگوں کے مقابلے میں ہمیشہ زیادہ صحت مند رہتے ہیں۔

جب نومسلم انگریز کی تقریر ختم ہوئی تو ہمارے عربی کے استاد "محمد مہاجر مدنی" کھڑے ہوکر بولے۔ "بچو تم جانتے ہو کہ مجھے عربی اور فقہ پر عبور حاصل ہے اور میری عربی کی کتابیں سارے کراچی کے اسکولوں میں پڑھائی جاتی ہیں۔ تمہاری عقل تو نہ مانے گی مگر یہ حقیقت ہے کہ میں بھی ہندو سے مسلمان ہوا ہوں۔ دراصل میں ایک ہندو گھرانے میں پیدا ہوا اور میرا اصلی نام "من موہن کرشن" تھا۔ میں نے جب ہوش سنبھالا تو اپنے گھر کے پڑوس میں ایک مسجد کے پیش امام کے بیٹے سے میری دوستی ہوگئی اور یوں میرا ان کے گھر آنا جانا ہوگیا۔ وہ پیش امام بڑے اللہ والے تھے۔ انہوں نے رفتہ رفتہ مجھے سچائی' نیکی' ماں باپ اور بزرگوں کی عزت' دوستوں سے حسن سلوک' پڑوسیوں کے حقوق' غریبوں کی مدد' انسانیت کی خدمت اور بڑوں کا احترام کرنا سکھایا اور باتوں ہی باتوں میں اللہ پاک کی قدرت اور وحدانیت نیز رسول پاک ﷺ کی سیرت کے تمام پہلو ذہن نشین کروائے اور یوں چند دنوں میں اللہ کے فرشتوں' آسمانی کتابوں مشہور رسولوں کی بابت سمجھایا نیز روز قیامت کے اور جب حضرت موسیٰ علیہ السلام پریشانیوں میں گھرے تو پکارا تھے۔ رموز بتائے اور بڑے پیارے انداز سے سمجھایا کہ تمام تر بھلائی اور برائی محض اللہ کی جانب سے ہوتی ہے اور ہر ذی روح کو مرنے کے بعد زندہ ہونا ہے۔ پس جب میں یہ ساری باتیں سیکھ گیا تو انہوں نے مجھے ایک ایک کر کے چھ کلموں کا ترجمہ بڑے پیارے انداز میں یوں بڑھایا کہ احساس تک نہ ہوا لیکن اب ایمان کی روشنی نے میرا دل و دماغ منور کر دیا تھا اور میں اسلام کی تمام تر خوبیوں سے بخوبی واقف ہو چکا تھا جس کا نتیجہ یہ نکلا کہ میں بتوں کی پوجا سے بیزار ہوگیا اور دل سے اللہ کا قائل ہوگیا اور آخر کار کفر و شرک' جھوٹ اور غیبت' بدعت اور چغل خوری' بے حیائی اور بہتان نیز دیگر گناہوں سے تائب اور بیزار ہو کر صرف اللہ کا فرمانبردار بندہ بن گیا اور اس طرح سولہ سال کی عمر میں ان پیش امام کے ہاتھوں پر بیعت کر کے ایمان لے آیا اور پھر اپنے خاندان والوں اور رشتہ داروں کے خوف سے مدینہ منورہ کی سمت ہجرت کی اور یوں میں "من موہن کرشن" کی بجائے رسول پاک ﷺ کی نسبت سے "محمد" کہلایا۔ نیز کیونکہ میں نے کراچی سے مدینے ہجرت کی تھی اس

باقی صفحہ ۲۱ پر

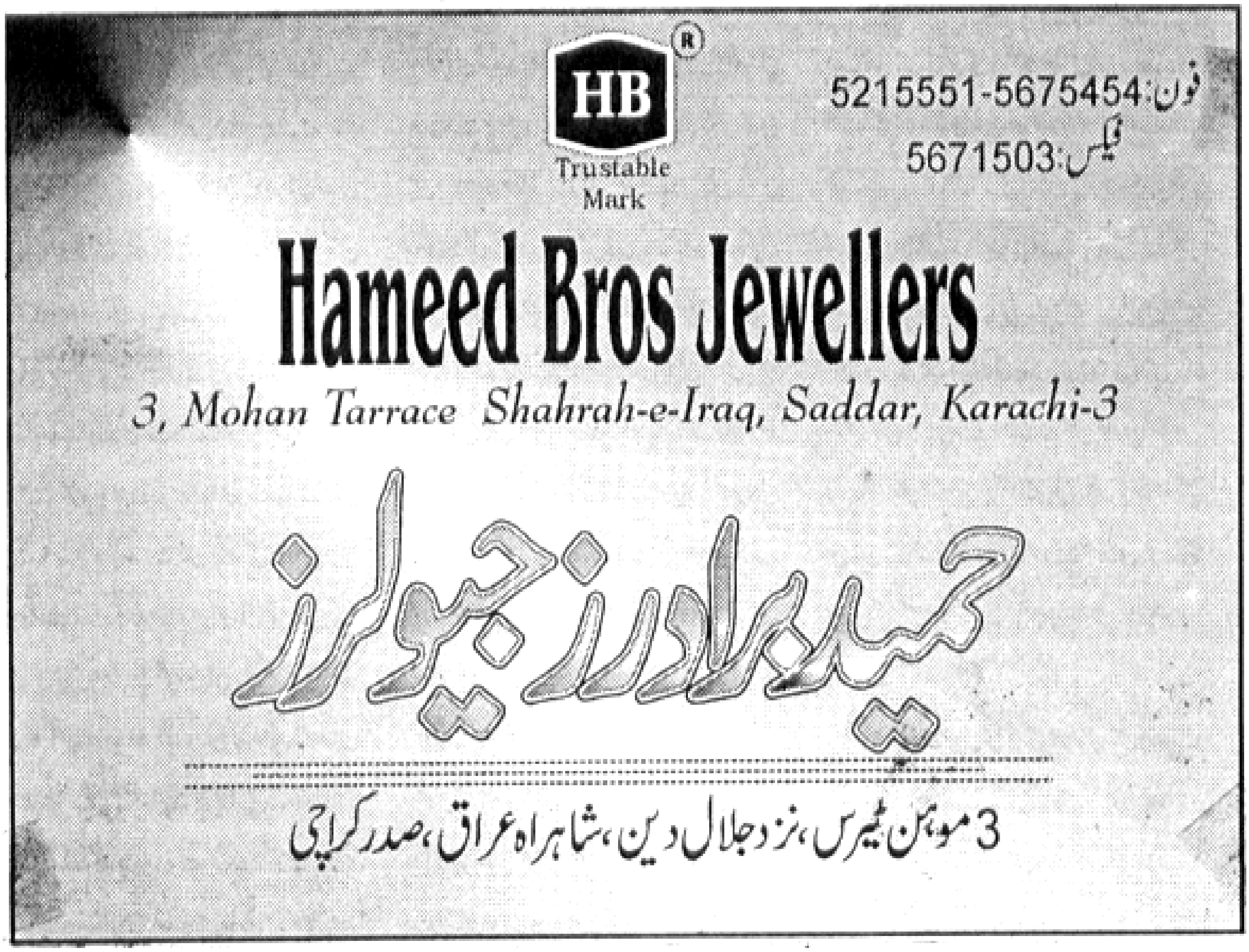

محمد ایوب تنولی

رمضان المبارک کے اہم واقعات

رمضان المبارک ایسا مقدس مہینہ ہے کہ اکثر آسمانی کتب وصحائف اس میں نازل ہوئے۔ جنگ بدر کفر پر اسلام کی پہلی فتح بھی اسی ماہ مبارک میں ہوئی۔ روزہ جو اسلام کا بنیادی رکن ہے یکم رمضان المبارک ۲ھ میں فرض ہوا۔ قرآن مجید جو ابدی سرچشمہ ہدایت ہے اسی ماہ میں آسمان دنیا پر نازل ہوا اور دنیا کی عظیم اسلامی ریاست "پاکستان" ۲۷ رمضان المبارک ۱۳۶۶ھ کو معرض وجود میں آئی تھی۔

یوں تو سال بھر کے بارہ ماہ میں سے ہر مہینہ انسانی مدارج کی بلندی کے مختلف اسباب مہیا کرتا ہے لیکن ان بارہ مہینوں میں سب سے زیادہ فضیلت اور بزرگی والا مہینہ رمضان المبارک ہے جو مسلمانوں کی زندگی کے لئے موسم بہار کی حیثیت رکھتا ہے۔ ماہ رمضان المبارک کے فضائل احادیث میں کثرت سے وارد ہوئے ہیں۔ جن کا خلاصہ یہ ہے کہ ماہ رمضان تمام مہینوں میں سے سب سے افضل ترین ہے اور قدیم ایام سے اس مہینے کی فضیلت پائی جاتی ہے۔

آج ہم رمضان کے مقدس مہینے میں ہونے والے واقعات بیان کریں گے۔ جس سے اس مہینے کی فضیلت واہمیت اور بھی زیادہ واضح ہو کر سامنے آئے گی۔

(۱) یہ وہ مہینہ ہے جس کی پہلی تاریخ کو حضرت ابراہیم علیہ السلام پر صحیفہ نازل ہوا۔

(۲) رمضان المبارک کی چھٹی تاریخ کو حضرت موسیٰ علیہ السلام پر توریت نازل ہوئی۔

(۳) تیرھویں رمضان المبارک کو حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر انجیل نازل ہوئی۔

(۴) اور اٹھارھویں رمضان المبارک کو حضرت داؤد علیہ السلام پر زبور نازل ہوئی!!

(۵) اس ماہ مبارک میں یعنی ۱۷ رمضان المبارک ۲ھ بمطابق جنوری ۶۲۴ء کو مسلمانوں نے جنگ بدر میں فتح حاصل کی جو کفر پر اسلام کی پہلی فتح ہے۔

(۶) یکم رمضان ۲ ہجری کو ہی روزہ اسلام کی عبادت کا تیسرا رکن فرض قرار دیا گیا جو اسلامی زندگی کی عمارت کا تیسرا اہم ستون ہے۔

(۷) اس مہینے میں وہ مہمات ہوئیں جن میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم خود شریک نہیں ہوئے۔ بلکہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں سے کسی کو سپہ سالار مقرر کر کے روانہ فرمایا۔ یہ مہمات اپنے سپہ سالار کے نام سے موسوم ہیں جن کو سریہ کہا جاتا ہے۔

(۸) سریہ عمیر بن عدی رضی اللہ عنہ بمقام عصما بنت مروان کی جانب رمضان ۲ ہجری میں ہوئی۔

(۹) سریہ زید بن حارث رضی اللہ عنہ بمقام ام قرفہ وادی القریٰ کی جانب رمضان ۶ھ میں ہوئی۔

(۱۰) سریہ عبداللہ بن عتیک رضی اللہ عنہ بمقام ابی رافع یہودی کی جانب رمضان ۶ھ میں ہوئی۔

(۱۱) سریہ غالب بن عبداللہ رضی اللہ عنہ بمقام المیفعہ کی جانب رمضان ۶ھ میں ہوئی۔

(۱۲) سریہ خالد بن ولید رضی اللہ عنہ، سریہ ابوقتادہ رضی اللہ عنہ، سریہ سعد بن زید الاشہلی رضی اللہ عنہ اور سریہ عمرو بن العاص رمضان ۸ھ میں ہوئے۔ مقامات مختلف تھے۔

(۱۳) رمضان کی دس تاریخ ۸ھ بمطابق ۲۲ جنوری ۶۳۰ء کو مکہ معظمہ فتح ہوا۔

(۱۴) ۱۹ رمضان المبارک ۴۰ھ کو ابن ملجم نے حضرت علی کرم اللہ وجہہ پر حملہ کیا اور آپ رضی اللہ عنہ کی وفات ۲۱ رمضان المبارک ۴۰ھ میں ہوئی۔

(۱۵) ۱۷ رمضان المبارک ۵۸ھ کو حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے وفات پائی۔

(۱۶) ۲۷ رمضان المبارک نزول قرآن مجید کی تاریخ ہے جو مسلمانوں کے لئے ضابطہ حیات ہے۔

(۱۷) رمضان المبارک کے مہینے کے تمام واقعات ہم نہیں بھول پائے لیکن رمضان المبارک کے مقدس مہینے کی ایک تاریخ پاکستان کے ذہن پر نقش ہے یعنی ۲۷ رمضان المبارک ۱۳۶۶ھ بمطابق ۱۴ اگست ۱۹۴۷ء اس روز دنیا کی سب سے بڑی اسلامی ریاست پاکستان وجود میں آئی تھی۔

ان معلومات کے آخر میں حکومت پاکستان سے پرزور التماس کرتا ہوں کہ وہ "پاکستان ڈے" ۱۴ اگست کی بجائے ۲۷ رمضان المبارک کو منائے اور ۲۷ رمضان المبارک کو عام تعطیل کرے تاکہ ہماری نئی نسل کو یہ معلوم ہو سکے کہ پاکستان ۲۷ رمضان المبارک کے دن وجود میں آیا۔

مرسلہ: روبینہ اشفاق

میں نے اسلام کیسے قبول کیا؟

نومسلمہ عائشہ کے تاثرات

جس چیز نے مجھے زندگی بھر کرب میں مبتلا رکھا وہ اب میں ترک کرچکی ہوں' قبول اسلام کے بعد مجھے ایک ایسی کتاب قرآن مجید ملی ہے' جس کے بعد اب میں دوسری کتاب پڑھنا نہیں چاہتی میں اس بات کا اعتراف کرتی ہوں کہ مجھے قبول اسلام کی سعادت اپنے شوہر کی کوششوں سے ملی ہے جسے میں کبھی بھی چھوڑنا نہیں چاہتی۔ (نومسلم عائشہ ہاشمی کے تاثرات)

میرا نام عائشہ ہاشمی ہے۔ قبول اسلام سے قبل میرا نام سوٹ لانا تھا۔ میں ازبکستان میں پیدا ہوئی' میرا باپ مسلمان تھا اور میری ماں عیسائی تھی' جب میں تین سال کی تھی میرا باپ فوت ہوگیا پھر امی مجھے رشیا لے گئی' میں اس وقت مسلمان تو تھی لیکن میری تعلیم و تربیت عیسائی طریقے پر ہوئی۔

اسلام کے بارے میں مجھے کچھ معلوم نہ تھا کیونکہ میری ماں اور اس کا پورا خاندان عیسائی تھا' جب میں روس میں رہتی تھی تو روزانہ ٹی وی اور ریڈیو پر عیسائی مذہب کے بارے میں سنتی تھی لیکن میرا دل نہیں لگتا تھا' دو دفعہ میری خالہ اور نانی زبردستی چرچ لے گئیں کہ عیسائی مذہب قبول کروں لیکن اللہ کا شکر ہے اس نے مجھے بچایا کیونکہ دونوں دفعہ چھٹی تھی اور چرچ فادر نے کہا کہ کل پرسوں آنا' اس طرح دونوں بار میں بچ گئی۔

لیکن یہ مجھے پسند نہیں تھا کہ وہ کہتے تھے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام گوڈ (خدا) کا بیٹا ہے (نعوذ باللہ) مجھے یہ چیز پسند نہیں تھی' پھر میں نے سوچا کہ یہ نہیں ہوسکتا جو یہ کہہ رہے ہیں اگر ایسا ہے تو مجھے کوئی مذہب نہیں چاہئے پھر میں نے مذہب کے بارے میں بالکل سوچنا چھوڑ دیا' جیسے وہاں دوسرے لوگ بغیر مذہب کے رہتے ہیں۔

میں بھی ایسے ہی بغیر مذہب کے رہنے لگی میں سوچ بھی نہیں سکتی تھی کہ ایک دن آئے گا میری زندگی ختم ہوجائے گی پھر کیا ہوگا؟

اس کے بعد میری شادی ایک پاکستانی لڑکے سے ہوگئی' پھر اس نے مجھے اسلام کے بارے میں بتایا' سمجھایا اس کی باتیں سنتی تو میری اسلام کے بارے میں دلچسپی میں اضافہ ہوتا۔

پھر ایک دن میں اتنی (حیران) ہوگئی کہ جس سے میری زندگی پوری کی پوری تبدیل ہوگئی' میں نے دیکھا کہ میرا شوہر نماز بھی پڑھتا ہے دیندار ہے' اس کے پاس دولت بھی ہے' اس کی سوچ و فکر بھی اچھی ہے' وہ جوان بھی ہے تو پھر کس کے لئے جائے نماز پر بیٹھ کر روتا ہے؟ کس سے کوئی چیز مانگتا ہے؟

جب میں نے یہ سب کچھ دیکھا تو مجھے محسوس ہوا کہ میری روح ابھی نکلے گی' میں بہت حیران ہوگئی' پہلے میں سوچتی تھی کہ بوڑھے لوگ ہی صرف یہ کہتے ہیں کہ ہم آج کل میں مریں گے تو معافی مانگ لیں' لیکن جب ایک جوان' خوبصورت لڑکا رو رو کر کوئی چیز مانگ رہا تھا تو میں بیان نہیں کرسکتی کہ میرے کیا احساسات تھے' میں اس کو بہت غور سے دیکھتی تھی۔

پھر میرے دماغ میں آیا کہ ہوسکتا ہے کہ یہ صحیح راستے پر ہو اور میں غلط راستے پر ہوں' پھر میرے پوچھنے پر اس نے اسلام کے بارے میں بتایا مجھے کلمہ پڑھ کر سنایا' پھر میں نے کلمہ پڑھ لیا۔ میں نے ۱۹۹۴ء میں اسلام قبول کرلیا' یعنی مجھے الحمدللہ! مسلمان ہوئے اب ۹ سال ہوچکے ہیں۔

جب میں مسلمان ہوئی تو پہلے پہل مجھے ساری ساری رات نیند نہیں آتی تھی' مجھے لگتا تھا میری سانسیں ٹوٹ رہی ہیں' پتہ نہیں کیا تھا جو میرے ساتھ ہورہا تھا' جب میں اٹھتی تھی تو مجھے آواز آتی اپنے شوہر کی بات نہیں سنو جو وہ تم کو کہہ رہا ہے' وہ صحیح نہیں ہے۔

پھر میں نے اپنے شوہر کو بتایا کہ میں نے اسلام قبول کیا ہے تو میرے ساتھ کیا ہورہا ہے' میں رونے لگی کہ کوئی اچھی چیز یا کوئی دعا پڑھوں' کتنی ہی راتیں ہوگئی ہیں میں سو نہیں سکتی' میں نیند سے اٹھ اٹھ کر روتی تھی' وہ آواز مجھے پریشان کرتی تھی۔ اس کی بات نہیں سنو وہ آدمی اچھا نہیں ہے' تم اچھی ہو' تم بچی ہو' یہ آواز روزانہ ہی مجھے سنائی دیتی پھر میں بھی کبھی سوچتی میں نے اچھا نہیں کیا' میں نے غلطی کی ہے۔

پھر مجھے میرے شوہر نے سمجھایا کہ تم کلمہ پڑھو اور مسلسل پڑھتی رہو' شیطانی وسوسے تمہاری جان چھوڑ دیں گے' پھر اس نے مجھے نماز سکھائی میں نے نماز پڑھ لی' اب اللہ کا شکر ہے کہ وہ یا نہیں ہے۔

میں سمجھتی ہوں کہ اب جو میرے ساتھ ہوا

بہت اچھا ہوا' کیونکہ میں ۱۹۹۴ء سے پہلے میں کافر تھی' اب اللہ کا شکر ہے کہ اس نے مجھے سیدھی راہ دکھائی' اب میں خوشی سے اس راستے پر ہوں۔

میری ایک بچی ہے' میں چاہتی ہوں کہ یہ قرآن حفظ کرلے' میں بھی بہت کچھ کرنا چاہتی ہوں' میں نے سنا ہے کہ یہاں ایک جگہ ہے اس کا نام رائیونڈ ہے' میں چاہتی ہوں وہاں ضرور جاؤں لیکن میرا علم زیادہ نہیں ہے اور نہ میری اردو زبان صاف نہیں ہے لیکن اللہ کرے گا جب میرے سارے مسائل حل ہوجائیں گے' میری اردو صاف ہوجائے گی' پھر میں انشاء اللہ کچھ کروں گی۔

جب میں نے اسلام قبول کیا پھر حدیثیں پڑھیں' قرآن کا ترجمہ پڑھا تو مجھے بہت زیادہ اسلامی باتیں پسند آئیں' اب میرا دل خوش ہے میں نے کافروں کے ملک میں اسلام قبول کیا' لیکن یہاں پاکستان آکر مجھے بہت دکھ ہوا کہ بعض مسلمانوں کی حالت بہت خراب ہے' کیونکہ کافر تو ایسے ہیں جیسے انہیں کچھ پتہ نہیں ہے بالکل اندھیرے میں رہتے ہیں ان کو کوئی علم نہیں ہے کوئی احساس نہیں ہے کہ ہم کو ایک دن مرنا ہے' اللہ کے پاس جانا ہے اور مسلمان تو سب کچھ جانتے ہوئے بھی گناہ کرتے ہیں اور دوسروں پر ظلم کرتے ہیں' جھوٹ بولتے ہیں' اسی لئے میں چاہتی ہوں اگر اللہ مجھے صحیح راہ دکھائے تو میں کہیں جاؤں جہاں میری مدد کی ضرورت ہو۔ انشاء اللہ میں ضرور جاؤں گی۔

اب میری زندگی اسلام کے بعد کافی بدل گئی ہے' پہلے میں سوچتی تھی کہ اچھی تعلیم' اچھی نوکری اور اچھی زندگی ہو' میرے پاس ہر چیز آجائے جس سے سب میری عزت کریں' پہلے میں بس یہی سوچتی تھی کہ میرے پاس بڑی پوسٹ آجائے' میرے پاس بہت سارے پیسے آجائیں' کسی غریب کی مدد کا مجھے خیال نہیں آتا تھا' میرے دل میں بالکل احساس نہیں تھا کہ اللہ کا شکر ادا کرنا ہے' پہلے میں دنیا کی ہر چیز پسند کرتی تھی کہ یہ میرے پاس رہے گی اب ایسا نہیں سوچتی اب یہ سوچتی ہوں کہ اللہ جو مجھے دیتا ہے وہ میرے لئے کافی ہے' خواہ میں پانی پی کر سو جاؤں یا ناشتہ میں سوکھی روٹی کھاؤں' اس پر بھی خدا کا شکر ادا کرتی ہوں۔

پہلے میں بہت غصے والی تھی' میرے پاس ہر چیز تھی لیکن میں خوش نہیں تھی میں کہتی میرے پاس بہت کم ہے' اپنے سے بہتر لوگوں کو دیکھتی تھی' غریب کو نہیں دیکھتی تھی' اب میں کہتی ہوں اللہ مدد کرنے والا ہے' رحم کرنے والا ہے وہ ہمیں سزا بھی دیتا ہے اور پھر معاف بھی کردیتا ہے' میرے پاس جو بھی ہے اب وہ مجھے کافی ہے' اب میں کچھ نہیں مانگتی نہ اچھا مکان' نہ مجھے گاڑی چاہئے اور نہ سونے کی کوئی چیز چاہئے کیونکہ اسلام کے بعد میری سوچ بالکل تبدیل ہوگئی ہے' اب میں غریب کے بارے میں' بیمار کے بارے میں سوچتی ہوں' مجھے غریب کو دیکھ کر رونا آتا ہے کہ بے چارے کیسی زندگی گزارتے ہیں؟ کبھی اچھا کھانا نہیں کھاتے' کبھی سڑک پر سوتے ہیں لیکن اللہ کا شکر ہے کہ میرے پاس ہر چیز ہے اور یہ کہ مجھے ایسی کتاب (قرآن مجید) مل گئی ہے کہ میں کوئی اور کتاب نہیں پڑھنا چاہتی کیونکہ جو چیز میں ساری زندگی ڈھونڈ رہی تھی وہ مجھے مل گئی ہے' اب اس کے پڑھنے سے میرا دل و دماغ خوش ہے اور میں تمام اسلامی باتوں پر راضی ہوں۔

بقیہ: دو عظیم مجاہد

لئے "مہاجر مدنی" کا لقب اختیار کیا۔ میں نے دیکھا کہ ہمارے عربی کے استاد کے آنسو جاری تھے اور دوسری طرف ہم تمام لڑکے "دونوں عظیم نو مسلم" کے کارنامے سن کر بہت حیران تھے۔ آخر کار نماز کا وقت ہونے پر "محمد احمد" صاحب نے اذان دی اور بعد میں "محمد مہاجر مدنی" صاحب نے امامت کروائی۔

داخلہ جاری ہے

جو جاں مانگو تو جاں دیں گے جو مال مانگو تو مال دیں گے
مگر یہ ہم سے نہ ہو سکے گا نبی کا جاہ و جلال دے دیں

ختم نبوت کالج آف کمپیوٹر سائنسز
لکڑ منڈی سرگودھا

فیس اس قدر کم کہ نہ ہونے کے برابر' پاکیزہ ماحول' عریانی' فحاشی' بے حیائی اور دیگر کفریہ عقائد سے محفوظ
CCA, COM, DOM, DCA, DCG کورسز شروع ہیں
دیگر حسب خواہش: ☎ 710474
برائے رابطہ: حافظ محمد اکرم طوفانی (پرنسپل آف کالج)

اعتکاف

شاہنواز لاہور

آج سے چند سال قبل جب کہ میرا لڑکپن تھا رمضان شریف کے مہینے میں روزانہ شام کو تراویح کی نماز ادا کرنے کے لئے مسجد میں جایا کرتا تھا۔ ایک روز حسب معمول جب میں نماز کی ادائیگی کے لئے گیا تو مجھے یہ دیکھ کر حیرانی ہوئی کہ خلاف معمول مسجد کے ایک کونے میں چند چادریں ایک رسّی کے ساتھ بندھی ہوئی ہیں۔ نماز پڑھنے کے بعد میں نے امام صاحب سے دریافت کیا کہ آج یہ چادریں کیوں باندھی ہوئی ہیں۔ خیر تو ہے؟ امام صاحب نے فرمایا۔ ''ارے بدھو! یہ ''اعتکاف'' ہوتا ہے۔'' اعتکاف کا نام سن کر میری بے چینی میں مزید اضافہ ہوگیا۔ میں نے بلا جھجک پھر سوال کیا۔ یہ ''اعتکاف'' کیا ہوتا ہے؟ امام صاحب فرمانے لگے کہ نماز روزے اور تراویح کی طرح اعتکاف بھی ایک عبادت ہے۔ یہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت ہے اور اسے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم بھی انجام دیتے رہے ہیں۔

میرے اس مضمون کا عنوان پڑھ کر اکثر بچوں کے ذہن میں بھی میری طرح کے خیالات پیدا ہوئے ہوں گے۔ اب جب کہ میں اس کے متعلق مطالعہ کر چکا ہوں تو ضروری سمجھتا ہوں کہ آپ کو بھی ''اعتکاف'' کے بارے میں تھوڑی سی معلومات بہم پہنچاؤں۔

''اعتکاف'' کا مطلب ہے اپنے آپ کو روکے رکھنا' انتظار کرنا' گوشہ نشین ہونا۔ اس عبادت کو ادا کرنے کے لئے دنیا کے لڑائی جھگڑوں لین دین اور بیہودہ باتوں سے کنارہ کش ہو کر الگ تھلگ رہنا پڑتا ہے۔

اعتکاف کے لئے سب سے افضل جگہ مسجد (حرام) مکہ ہے پھر مسجد نبوی (مدینہ منورہ) پھر مسجد بیت المقدس پھر جامع مسجد پھر قریبی مسجد۔

امام ابوحنیفہؒ فرماتے ہیں کہ اعتکاف اس مسجد میں کیا جائے جہاں نماز باقاعدگی سے ادا ہوتی ہے۔ صاحبین کے نزدیک شرعی مسجد ہونا کافی ہے عورت اپنے گھر میں کوئی سی جگہ متعین کر کے اعتکاف کر سکتی ہے۔

اعتکاف کی بھی تین قسمیں ہیں۔

(۱) واجب۔ (۲) سنت موکدہ۔ (۳) مستحب۔

اگر کوئی انسان منت مانے کہ میرا فلاں کام ہوگیا تو میں تین روز کا (یا جتنے عرصہ تک کا بھی کوئی چاہے) اعتکاف کروں گا' اسے ''واجب'' کہتے ہیں۔ رمضان المبارک کے آخری عشرہ یعنی آخری دس روز کا اعتکاف کرنا ''سنت موکدہ علی الکفایہ'' ہے۔ واجب اور سنت موکدہ کے علاوہ تمام اعتکاف مستحب کہلاتے ہیں۔ یہ سال بھر کے تمام دنوں میں ادا کئے جا سکتے ہیں۔ بقول امام محمدؒ یہ اعتکاف پانچ دس منٹ کا بھی ہو سکتا ہے لیکن امام صاحبؒ کے نزدیک ایک دن سے کم کا اعتکاف نا جائز ہے۔

ابوسعید خدریؓ کہتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے رمضان کے پہلے عشرہ میں اور پھر دوسرے عشرہ میں اعتکاف فرمایا۔ آپ ﷺ نے فرمایا۔ میں نے پہلے اور دوسرے عشرے میں اعتکاف شب قدر کی تلاش اور اہتمام کے لئے کیا۔ لیکن پھر مجھے کسی فرشتے نے بتایا کہ وہ رات رمضان کے آخر عشرہ میں ہے۔

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے پورے رمضان المبارک کا بھی اعتکاف فرمایا ہے۔ جس سال وصال ہوا اس سال بیس روز کا اعتکاف فرمایا لیکن اکثر آخری عشرہ ہی میں اعتکاف فرماتے تھے۔ اس لئے آخری عشرے میں اعتکاف کو ''سنت موکدہ'' قرار دیا گیا ہے۔

حضور اکرم ﷺ سارے رمضان المبارک میں عبادت کا بہت اہتمام فرماتے تھے لیکن آخری عشرہ یاد الٰہی میں بے حد مصروف رہتے۔ بخاری و مسلم کی ایک روایت میں حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ آخری عشرہ میں حضور اکرم ﷺ لنگی کو مضبوطی سے باندھ کر راتوں کا احیاء (قیام) فرماتے اور گھر کے افراد کو بھی جگاتے۔

''اعتکاف'' کا ثواب بے انتہا ہے۔ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص ایک دن کا اعتکاف بھی اللہ کے واسطے کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے اور جہنم کے درمیان تین خندقیں حائل کر دیتا ہے۔ جس کی لمبائی چوڑائی آسمان اور زمین کی درمیانی مسافت سے بھی زیادہ ہے۔ علامہ شعرانیؒ نے ''کشف الغمہ'' میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نقل کیا ہے کہ جو انسان رمضان کے آخری عشرہ میں اعتکاف کرے اس کو دو حج اور دو عمروں کا ثواب ملے گا۔ جو شخص مسجد میں بیٹھ کر مغرب سے عشاء تک کا اعتکاف کرے اور نماز' قرآن کے علاوہ کسی سے بات نہ کرے تو اللہ تعالیٰ اس کے لئے ایک محل بناتے ہیں۔

''اعتکاف'' کے دوران رفع حاجت کے لئے کھانے پینے کے لئے' سخت بیماری کی وجہ سے اگر خطرہ جان ہو غرض مجبوری کی کوئی بھی صورت ہو باہر آنا جائز ہے لیکن بے مقصد باہر آنے سے اعتکاف ٹوٹ جاتا ہے۔ اس کے علاوہ لڑائی' جھگڑے اور بے ہودہ باتوں سے بھی ممانعت ہے۔ واجب اعتکاف کی قضا واجب ہے اور سنت اور نفل اعتکاف کی قضا واجب نہیں۔

مولانا محمد اشرف کھوکھر

توضیح وتشریح الکبیر جل جلالہ

الکبیر (جل جلالہ) اللہ تعالیٰ کے اسماء حسنٰی میں سے ایک ہے۔ لغت میں معنی بزرگ آتا ہے۔ ایسا بڑا جس سے بڑا کوئی نہیں۔ جس کی بزرگی جسامت مادے حدود شکل طول وعرض اور گہرائی وغیرہ سے بلند وبالا ہو۔ ایسا کبیر کہ ماہ وسال اور زمانے کی قیود سے آزاد ہو۔ جو جسامت سن مہارت وفن علم وعمل اور اجر عظیم اور فوز کبیر کا پیدا کرنے والا خالق ومالک ہو۔ ایسا کبیر واکبر جسے کوئی آب وخاک اور آگ کے سپرد نہ کر سکتا ہو اور کسی کی تنقید کرنے سے اس کی شان وشوکت آن بان عظمت ورفعت بڑائی اور کبریائی میں ذرا بھی فرق نہ آتا ہو۔ ایسی ذات جس کی تسبیح وتقدیس تہلیل وتمجید زمینوں اور آسمانوں میں سمندروں اور دریاؤں میں تمام مخلوقات ہر آن ہر لمحہ محو ومصروف ہو اور روہی ''اللہ تعالیٰ ہی علی الکبیر ہے۔''

۱۔ جسامت کے اعتبار سے بڑا ہونا:

پانی کے ایک قطرے میں بہت سے مالیکیولز ہوتے ہیں۔ خون کے ایک قطرے میں بہت سے جسیمے اور جراثیم ہوتے ہیں۔ مادے کا ایک ایٹم الیکٹرون پروٹون اور نیوٹرون پر مشتمل ہوتا ہے۔ دودھ کے اندر بہت سے غیر مرئی جراثیم ہوتے ہیں جو خوردبین کے بغیر دکھائی نہیں دیتے۔ پودے کے ایک پتے میں خوردبین سے دیکھیں تو ایک دنیا آباد نظر آتی ہے۔

حیاتیات کے مطالعے سے معلوم ہوتا ہے۔ جانوروں اور پودوں کی بے شمار اور لامحدود قسمیں ہیں۔ جانوروں کو دیکھیں ایک مچھر سے چیونٹی بڑی ہوتی ہے ایک مکڑے سے چھپکلی بڑی ہوتی ہے بلی چھپکلی سے کتا بلی سے ایک شیر لگڑ بگڑ سے ایک ہاتھی شیر سے اور وہیل مچھلی شیر سے جسامت کے اعتبار سے بڑی ہوتی ہے اور نامعلوم اور کتنے بڑے بڑے بری بحری جانور ہوں گے جو ہمارے محدود عقل اور علم سے باہر ہوں گے۔ ایک پہاڑ گلہری سے جسامت کے اعتبار سے بہت ہی بڑا ہوتا ہے لیکن حرکات وسکنات کے اعتبار سے گلہری بہت ہی تیز طرار ہوتی ہے اور بزبان حال کہتی ہے کہ اگر تو جسامت کے لحاظ سے بڑا ہے تو کیا ہوا۔ مجھے میرے خالق ومالک نے وہ صلاحیت دی ہے کہ میں تجھے روندتی چلی جاتی ہوں اور بلند وبالا چوٹی پر پہنچ سکتی ہوں۔ بقول علامہ اقبال پہاڑ بزبان حال کہتا ہے کہ

نہیں ہے چیز نکمی کوئی زمانے میں
کوئی برا نہیں قدرت کے کارخانے میں

معلوم ہوا جسامت کے لحاظ سے تو پہاڑ بہت بڑا ہوتا ہے لیکن مہارت وفن کے اعتبار سے ایک ننھا منا جانور اس سے بڑا ہوتا ہے۔ معلوم ہوا بزرگی اور کبریائی صرف جسامت سے نہیں ہے کبیر اور اکبر وہ عظیم ذات ہے جو طول وعرض عمق وگہرائی لمبائی اور چوڑائی جسامت وضخامت سے پاک ہے۔

ولہ الکبریآء فی السموات والارض وھو العزیز الحکیم (سورۃ جاثیہ: ۳۷)

ترجمہ:۔ ''آسمانوں اور زمینوں میں اسی کو کبریائی حاصل ہے وہی عزت والا ہے۔ حکمت والا ہے۔''

زمین وآسمان سورج چاند ستارے اور سیارے بہت بڑے ہیں لیکن الکبیر جل جلالہ ان سب سے بڑا اور ان سب کائناتوں کا خالق ومالک ہے اور الکبیر اکبر وہ ہے جس نے آسمان کو بغیر ستونوں کے تھام رکھا ہے اور الکبیر جل جلالہ وہ ہے جس نے اپنے عظیم پیغمبر خاتم الانبیاء رسول آخرین محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم کو شب معراج میں آسمانوں کی سیر کرائی اور وہی الکبیر جل جلالہ ہے جس نے تمام انسانوں پر تمام انبیاء علیہ السلام پر اپنے آخری رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو فوقیت اعلیٰ شان وشوکت اور عظیم مرتبہ عطا فرما کر تمام بنی نوع انسان کے لئے اسوۂ حسنہ بنا کر مبعوث فرمایا اور یوم کبیر میں وہی نیک بخت اس کے فضل کبیر سے ہی فوز کبیر پانے والے ہوں گے جو الکبیر جل جلالہ کے پیغمبر عظیم محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مطیع وفرمانبردار ہوں گے۔

۱۔ ''بے شک اللہ ہی برتر اور بزرگ ہے۔'' (سورۂ لقمان)

۲۔ حکم اللہ ہی کا ہے جو بلند تر اور بزرگ تر ہے۔

انسان اپنے فہم وادراک حواس خمسہ عقل اور وجدان سے کسی ٹھوس مائع اور [illegible] کے بڑا یا چھوٹا ہونے کو سمجھتا ہے۔ ایک بچہ [illegible] انسان کبیر سن ہوتا ہے۔ وقت کے اور عرصے [illegible] ارے گرمیوں کے موسم کا دن (جون کے مہینے کا دن) رات کے

باقی صفحہ ۸ پر

بچوں کا صفحہ

محمد اکرم شاہد

نماز چھوڑنے پر بدترین عذاب

دنیاوی عذاب

☆......بے نماز اللہ تعالیٰ کا نافرمان بن جاتا ہے۔

☆......اللہ تعالیٰ ناراض ہوتے ہیں۔

☆......نیک لوگوں کی فہرست سے نام کٹ جاتا ہے اور نافرمانوں کی فہرست میں لکھ دیا جاتا ہے۔

☆......نیک لوگ نفرت کی نگاہ سے دیکھتے ہیں۔

☆......بے نماز جہاد نہیں کرسکتا۔

☆......وقت کی پابندی نہیں کرسکتا۔

☆......طرح طرح کی مصیبتیں سر پر منڈلانے لگتی ہیں۔

☆......زندگی میں برکت نہیں رہتی۔

☆......صالحین کا نور اس کے چہرے سے ہٹا دیا جاتا ہے۔

☆......اس کے نیک کاموں کا اجر ہٹا دیا جاتا ہے۔

☆......اس کی دعائیں قبول نہیں ہوتیں۔

☆......نیک بندوں کی دعاؤں میں اس کا حق نہیں رہتا۔

☆......رزق میں تنگی کردی جاتی ہے۔

☆......رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم ناراض ہوتے ہیں۔

☆......ہر کام بے برکت ہو جاتا ہے۔

☆......بے نماز تقویٰ، پرہیزگاری، صفائی حاصل نہیں کرسکتا۔

☆......شیطان کا دوست بن جاتا ہے۔

☆......اس کا نام جہنم کے دروازے پر لکھ دیا جاتا ہے جس میں اس کو جانا ضروری ہے۔

☆......دین پر استقامت نصیب نہ ہوگی۔

☆......اخلاق، رفتار، گفتار، کردار گندہ ہوگا۔

مرتے وقت عذاب

☆......خاتمہ ایمان پر نہ ہوگا۔

☆......بے نماز ذلت سے مرے گا۔

☆......اس کی پیاس نہ بجھے گی اگرچہ سمندر بھی پی لے۔

☆......فرشتے اس کی روح کو ٹکڑے ٹکڑے کرکے نکالیں گے۔

قبر کے عذاب

☆......حساب سختی سے لیا جاتا ہے۔

☆......اس پر قبر اتنی تنگ ہو جاتی ہے کہ پسلیاں ایک دوسری میں گھس جاتی ہیں۔

☆......قبر میں آگ جلادی جاتی ہے۔

☆......قبر میں ایک سانپ اس پر ایسی شکل کا مقرر ہوتا ہے جس کی آنکھیں آگ کی ہوتی ہیں اور ناخن لوہے کے۔ سانپ ایک دفعہ ڈنگ مارتا ہے تو مردہ ستر ہاتھ زمین میں دھنس جاتا ہے اور اسی طرح اس کو قیامت تک عذاب ہوتا رہے گا۔

اخروی عذاب

☆......اس کا حشر فرعون، ہامان اور ابی بن خلف کے ساتھ ہوگا۔

☆......نامہ اعمال بائیں ہاتھ میں ملے گا۔

☆......پل صراط سے بجلی کی طرح گزرنا نصیب نہ ہوگا۔

☆......نیک لوگوں کی رفاقت نصیب نہ ہوگی۔

☆......حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت نصیب نہ ہوگی۔

☆......حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے دست مبارک سے آب کوثر نصیب نہ ہوگا۔

دعا

اللہ تعالیٰ ہر مسلمان کو اپنی مرضیات پر چلنے کی توفیق نصیب فرمائے۔ خاتم الانبیاء جناب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع نصیب فرمائے اور دنیا سے ایمان کی ساتھ اٹھائے۔ آمین ثم آمین!

مناجات بہ بارگاہ رب العالمین

حضرت مولانا محمد اشرف علی صاحب تھانویؒ

اے خدائے پاک رحمٰن و رحیم
قاضی حاجات و وہاب و کریم

اے الہ العالمیں اے بے نیاز
دین و دنیا میں ہمارے کار ساز

تو ہی معبود اور تو ہی مقصود ہے
تیرے ہی ہاتھوں میں خیروجود ہے

ہم ترے بندے ہیں اور تو ہے خدا
تو کریم مطلق، اور ہم ہیں گدا

ہم گناہگار اور تو غفار ہے
ہم بھرے عیبوں سے، تو ستار ہے

ہم ہیں بیکس اور تو بیکس نواز
ہم ہیں ناچار، اور تو ہے چارہ ساز

تو وہ قادر ہے کہ جو چاہے کرے
جس کو چاہے دے جسے چاہے نہ دے

تو وہ داتا ہے کہ دینے کے لئے
در تری رحمت کے ہر دم ہیں کھلے

تیرے در پر ہاتھ پھیلاتا ہے جو
پا ہی لیتا ہے وہ ہر مقصود کو

مانگنا ہم پر کیا ہے تو نے فرض
اور سکھا ہم کو دیئے آداب عرض

مانگنے کو بھی ہمیں فرما دیا
مانگنے کا ڈھنگ بھی بتلادیا

بلکہ مضموں بھی ہر اک درخواست کا
ہم کو یارب تو نے خود سکھلادیا

ہر گھڑی دینے کو تو تیار ہے
جو نہ مانگے اس سے تو بیزار ہے

ہر طرف سے ہوکے ہم خوار و تباہ
آپڑے اب تیرے در پر یا الہ

گرچہ یارب ہم سراپا ہیں برے
اب تو لیکن آپڑے در پر ترے

دل میں ہیں لاکھوں امیدیں جلوہ گر
ہاتھ اٹھاتے شرم آتی ہے مگر

تو غنی ہے اور ہم ہیں بے نوا
کون پوچھے گا ہمیں تیرے سوا

ہے تو ہی حاجت روائے دو جہاں
ہم ترا در چھوڑ کر جائیں کہاں

صدقہ اپنی عزت و اجلال کا
صدقہ پیغمبر کا، ان کی آل کا

اپنی رحمت ہم پر اب مبذول کر
یہ مناجات اور دعا مقبول کر

حکایت: حضرت حسن بصریؒ کے وعظ کے حالات:

حضرت حسن بصریؒ ایک دن لوگوں کو وعظ کرنے کے لے تشریف فرما ہوئے تو لوگ ان کے قریب بیٹھنے کے لئے ان پر جھگھٹا کرنے لگے' آپ ان کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا: اے بھائیو! تم میرے قرب کے لئے مجھ پر ٹوٹے جارہے ہو' قیامت کے دن تمہاری کیا حالت ہوگی جب اصحاب تقویٰ کی مجالس قریب کی جائیں گی اور ظالمین کی دوز' اور کم گناہوں والوں کو حکم ہوگا تم گزر جاؤ اور گناہوں سے لدے ہوؤں کو حکم ہوگا دوزخ میں جاؤ' کاش مجھے علم ہوتا کہ میں گناہوں سے بوجھل لوگوں کے ساتھ دوزخ میں گروں گا یا معمولی گناہگاروں کے ساتھ دوزخ کو عبور کر جاؤں گا؟ اس کے بعد آپؒ رونے لگے یہاں تک کہ غشی طاری ہوگئی اور آپ کے آس پاس کے لوگ بھی رو پڑے پھر آپ ان کی طرف متوجہ ہوئے اور پکارا: اے بھائیو! تم دوزخ کے خوف سے کیوں نہیں روتے ہو؟ سن لو جو آدمی دوزخ کے خوف سے رو پڑا اس کو اللہ تعالیٰ اس دن دوزخ سے نجات عطا فرمادیں گے جب مخلوقات کو زنجیروں اور طوقوں کے ساتھ گھسیٹا جائے گا۔ اے بھائیو! تم اللہ تعالیٰ کے شوق میں کیوں نہیں روتے ہو؟ سن لو جو شخص بھی اللہ کے شوق میں روئے گا کل جب اللہ تعالیٰ اپنی رحمت کی تجلی فرمائیں گے اور مغفرت کے ساتھ جھانکیں گے اور نافرمانوں پر اس کا غصہ سخت ہوگا تو اس کو اپنے دیدار سے محروم نہیں رکھیں گے۔ اے بھائیو! تم روز قیامت کی پیاس کے خوف سے کیوں نہیں روتے ہو؟ جس دن مخلوقات کو زندہ کھڑا کیا جائے گا اور ان کے ہونٹ خشک ہوچکے ہوں گے اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے حوض کوثر کے سوا کہیں پانی نہ ملے گا' تو ایک جماعت پانی پیئے گی اور ایک روک دی جائے گی۔ سن لو! جو آدمی اس دن کی پیاس کے خوف سے رو پڑا تو اس کو اللہ جنت کے چشموں سے سیراب کریں گے۔

خدا کا شکر ہے میں حق سے غداری نہیں کرتا

سید محمد سلمان گیلانی

خدا کا شکر ہے میں حق سے غداری نہیں کرتا
میں لے کر مال باطل کی طرف داری نہیں کرتا

مجھے زنجیر پہنا دیں مجھے سولی پہ لٹکادیں
کبھی ظالم کے آگے گریہ و زاری نہیں کرتا

حکومت ہو اگر ظالم میں ظالم اس کو کہتا ہوں
کبھی ڈر کر میں اظہار وفاداری نہیں کرتا

میں سچی بات کہتا ہوں خفا ہے اس لئے حاکم
کہ اوروں کی طرح میں کیوں ریا کاری نہیں کرتا

تیری عزت تیری دولت بچے گی کس طرح ناداں
اگر تو اپنے گھر کی چار دیواری نہیں کرتا

میں ایسے حکمران سے کیا امید نفاذ اسلام کی رکھوں
جو اپنے آپ پہ اسلام کو جاری نہیں کرتا

میں اپنے دل کو ہلکا کرلیا کرتا ہوں حق کہہ کر
مگر جھوٹ کہہ کر قبور کو بھاری نہیں کرتا

اسے بھی موت آئے گی مگر آئے گی بستر پہ
خدا کی راہ میں مرنے کی جو تیاری نہیں کرتا

میں لعنت بھیجتا ہوں منکر ختم نبوت پہ
کسی مسلم کی لیکن میں دل آزاری نہیں کرتا

امینؔ دعویٰ بیزاری ہے میرا اس مسلمان سے
جو کھل کر کفر سے اعلان بیزاری نہیں کرتا

ردقادیانیت پر علما کرام کی

سہ ماہی تربیتی کلاس

- عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی دفتر ملتان میں گاہے بگاہے ردقادیانیت پر تیاری کے لئے فارغ التحصیل علماٗ کرام کی سہ ماہی کلاس کا اہتمام کیا جاتا ہے۔
- 10 شوال 1422ھ سے سہ ماہی کلاس جاری کی جارہی ہے۔
- جو حضرات اس میں شریک ہونا چاہیں وہ درخواستیں بھجوادیں۔
- کلاس میں شرکت کے خواہش مند حضرات کا وفاق المدارس العربیہ پاکستان یا کسی مستند دینی ادارہ کا جید جداٗمیں سند یافتہ ہونا ضروری ہے۔
- ان حضرات کو قیام وخوراک کے علاوہ آٹھ سو روپے ماہانہ وظیفہ بھی دیا جائے گا۔
- ذوق مناظرہ اور شوق تبلیغ رکھنے والے حضرات جو امتحان میں باصلاحیت معلوم ہوں انہیں حسب ضرورت مجلس کے شعبہ تبلیغ میں خدمات کا موقع دیا جاسکتا ہے۔
- جملہ خواہش مند رفقاء سادہ کاغذ پر بمعہ مکمل پتہ کے درخواست بھجوادیں اور سندات ہمراہ لف کریں۔
- تعلیم 10 شوال کو شروع ہوجائے گی۔

درخواست ورابطہ کے لئے:

مرکزی ناظم اعلیٰ

(مولانا) عزیز الرحمن جالندھری

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت حضوری باغ روڈ ملتان فون: 514122

حضور ﷺ کی شفاعت کے حصول کے لئے

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان

درج ذیل منصوبوں میں تعاون فرمائیں

اندرون ملک و بیرون ملک تبلیغی مشن اور مراکز کا قیام

پوری دنیا میں معلمین کی تبلیغی سرگرمیاں اور قادیانیت کے سدِ باب کیلئے کوششیں

- اندرون ملک اور بیرون ملک مدارس اور مکاتیب قرآن کا مربوط نظام۔
- ہفت روزہ ختم نبوت کے ذریعے تبلیغی سرگرمیاں
- انٹرنیٹ کے ذریعے قادیانیت کے پروپیگنڈوں کا جواب
- اعلیٰ عدالتوں میں قادیانیت اور ردِ قادیانیت کے موضوعات پر مقدمات میں مسلمانوں کی پیروی
- اندرون ملک و بیرون ملک ختم نبوت کانفرنسوں اور سیمیناروں کا اہتمام،
- چناب نگر ربوہ میں مساجد اور دار المبلغین کا قیام
- ردِ قادیانیت، نزولِ مسیح اور دیگر اہم موضوعات پر سینکڑوں کتابوں کی تصنیف و تقسیم

ان تمام منصوبوں اور عقیدہ کے تحفظ اور قادیانیت کی ارتدادی سرگرمیوں سے مسلمانوں کو بچانے کے لئے عطیات، زکوٰۃ، صدقات فطرہ کی رقوم بھیج کر تعاون فرمائیں،

شیخ المشائخ مولانا خواجہ خان محمد صاحب
امیر مرکزیہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان

حضرت سید نفیس الحسینی
نائب امیر مرکزیہ

حضرت مولانا عزیز الرحمٰن جالندھری
مرکزی ناظم اعلیٰ

ترسیل زر کے لئے

مرکزی دفتر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت، حضوری باغ روڈ ملتان، فون FAX:542277,514122
اکاؤنٹ نمبر UBL-3464 حرم گیٹ برانچ ملتان، NBL-7734, PB-310 حسین آگاہی ملتان

دفتر ختم نبوت، پرانی نمائش، ایم اے جناح روڈ کراچی، فون: 7780337 - 7780340

اکاؤنٹ نمبر: NBL-300487-9 ایم اے جناح روڈ برانچ، ABL-927-2 بنوری ٹاؤن برانچ کراچی

ختم نبوت سینٹر: 35-STOCKWELL GREEN LONDON. SW9. 9HZ. U.K. PHONE : 0171-0207-8199